پندرہ روزہ

الہلال

ٹورانٹو ۔ کنیڈا

قیمت ۵۰ سینٹ

جلد ۱۲ شمارہ ۵

بیرون وطن پاکستانیوں کا ترجمان ۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

۱۲ شعبان ۱۴۰۳ ۲۵ مئی ۱۹۸۳

خدا کی کتاب اور ہمارا طرز عمل

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی

دنیا میں اس وقت مسلمان ہی وہ خوش قسمت لوگ ہیں جن کے پاس اللہ کا کلام بالکل محفوظ تمام و کمال ہے یعنی ٹھیک ٹھیک انہیں الفاظ میں موجود ہے، جن الفاظ میں وہ اللہ کے رسول پر حق پر اترا تھا۔ اور بد قسمت بھی اس وقت مسلمان ہی وہ بدقسمت لوگ ہیں جو اپنے پاس اللہ کا کلام رکھتے ہیں اور پھر بھی اس کی برکتوں اور بے حد و حساب نعمتوں سے محروم ہیں۔ قرآن ان کے پاس اس لیے بھیجا گیا تھا کہ اس کو پڑھیں، سمجھیں، اس کے مطابق عمل کریں اور اس کو لے کر خدا کی زمین پر خدا کے قانون کی حکومت قائم کردیں۔ وہ ان کو عزت اور طاقت بخشنے آیا تھا۔ وہ انہیں زمین پر خدا کا اصلی خلیفہ بنانے آیا تھا اور تاریخ گواہ ہے کہ جب انہوں نے اس کی ہدایت کے مطابق عمل کیا تو اس نے ان کو دنیا کا امام و پیشوا بنا کر بھی دکھا دیا۔ مگر اب ان کے ہاں اس کا مصرف اس کے سوا کچھ نہیں رہا کہ گھر میں اس کو رکھ کر جن بھوت دفع کریں، اس کی آیتوں کو لکھ کر گلے میں باندھیں اور گھول کر پئیں اور محض ثواب کے لیے بے سمجھے بوجھے پڑھ لیا کریں ... [illegible]

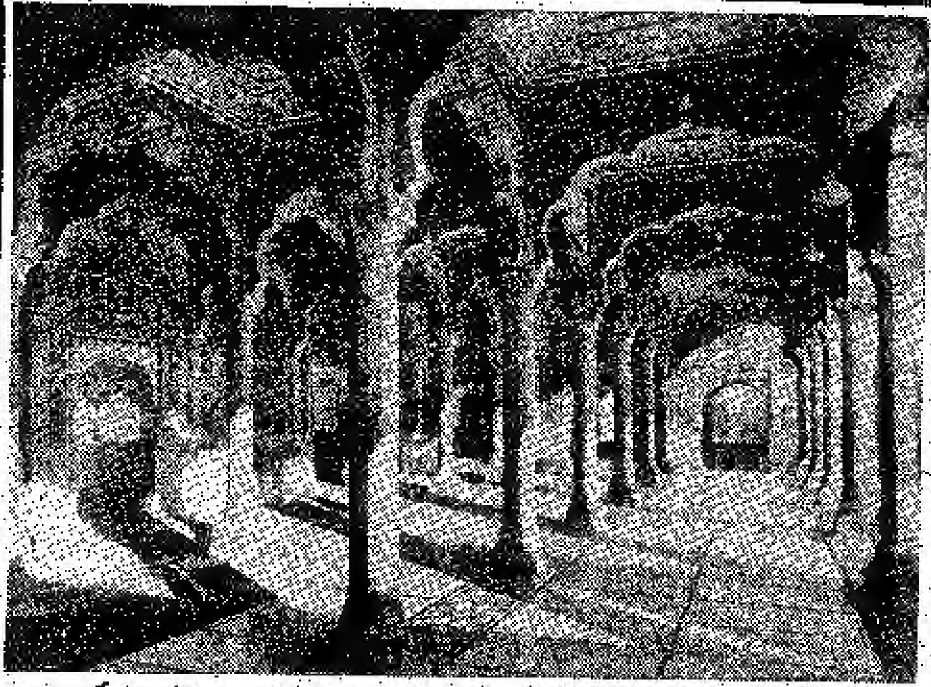

شاہی مسجد چنیوٹ — فوٹو: اعجاز بیگ

[illegible]

باقی صفحہ ۱۱ پر

۴۵ لاکھ تارکین وطن بچے

تیسری دنیا کے ملکوں

جنت کشوں اور جیسی دوسرے مسائل کا سامنا ہے وہاں دوسرے پیش نظر آئندہ نسل کے مستقبل کا بھی سوال ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اس وقت یورپ کے مختلف ترقی یافتہ ملکوں میں ۴۵ لاکھ سے زیادہ ایسے بچے موجود ہیں جو تارکین وطن کی اولاد ہیں اور اپنے والدین کے ہمراہ یورپ میں رہتے ہیں۔ یورپ کے ان ملکوں میں برطانیہ، جرمنی، فرانس، ہالینڈ اور سویڈن وغیرہ سر فہرست ہیں۔ مصیبت یہ ہے کہ یہ نوجوان نسل اپنی پہچان کے مسئلے میں نزاع کا شکار ہے بلکہ بیشتر صورتوں میں انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ خود کو کس قوم اور کس خطے کا فرد تصور کریں۔ وہ ایک ایسے ملک، معاشرے اور ماحول میں پیدا ہوئے جو ان کے والدین کے اصل ملکوں، معاشروں اور ثقافتی روایات سے میل نہیں کھاتا لہٰذا وہ زندگی کے ہر مرحلے پر دوہرے پن کا شکار ہیں۔ والدین انہیں کچھ بنانا چاہتے ہیں اور معاشرہ انہیں کسی اور راہ پر لگاتا ہے ایسے میں وہ عقل سلیم سے بھی محروم ہیں جو انہیں بتا سکے کہ ان کی شناخت کیا ہے اور کون سا راستہ اختیار کریں [illegible]

[illegible]

ان کا سب سے بڑا مسئلہ قومی تشخص ہے

[illegible]

نیا معاشرہ اپنا رنگ ڈھنگ نوجوان بچوں کو دے دیتا ہے لیکن انہیں اپنا جزو سمجھ کر قبول نہیں کرتا

[illegible]

• حلال گوشت • حلال مرغیاں
اور تازہ ترین سبزیاں ہر روز حاصل کر سکتے ہیں
الفلاح
ALFALAH GROCER
2783 Dundas St. West
Toronto, Tel. 762-1633

New Store in
SCARBOROUGH
3258 Lawrance Ave. East
(One block East of McCowan)
"تازہ حلال گوشت" تازہ حلال مرغیاں
ہر قسم کی اعلیٰ گروسری۔ تازہ سبزیاں
SPICE TOWN
2210 Dundas Street West
(Near Jami Mosque)
Phone: (416) 532-8267

امریکی جیل میں ۱۴ افغان مہاجرین کی بھوک ہڑتال

اکثر افغان قیدی بستر میں پڑے پڑے تنگ آچکے ہیں، انسانی حقوق کمیٹی کے آرتھر ہملٹن کا بیان

افغانی مہاجرین قانونی تقاضے پورے نہیں کرتے

سیاسی پناہ کے بارے میں امریکی حکام کا موقف

ہمارے ہاں اسلام کا بڑا چرچا ہے لیکن عملاً جو صورت ہے وہ پوری قوم کے لیے عذاب بنی ہوئی ہے

خواتین کی بہت سی انجمنیں بے راہ روی پھیلا رہی ہیں

یہ زیادہ تر ایسی لیڈیوں پر مشتمل ہیں جو اپنی قوم سے کٹ چکی اور ان لیڈیوں کی حالت میں دور کی چہرتی ہیں جو ان کی طرح قوم توڑنے کو تیار ہوں

بعض استانیاں اور ترقی زدہ طالبات پردہ پر اصرار کرنے والی طالبات کا مذاق اڑاتی ہیں

اسلامی جمعیت طالبات کی تربیت گاہ سے میاں طفیل محمد کا خطاب

پنجاب کی جیلوں میں پھانسی کی ایک سو

پھانسی گھر تعمیر کئے جائیں گے

انتخابات سے قبل ایک ماہ کے لئے محدود

سیاسی سرگرمیوں کی اجازت دی جائیگی

یحییٰ خاں نے دستور منسوخ ہونے کے بعد نیا سیاسی ڈھانچہ دیا تھا

صدر ضیاء الحق کا سیاسی ڈھانچہ قوم کو نئے بحران سے دوچار کرسکتا ہے۔ پروفیسر غفور احمد

عربی کو چھٹی جماعت سے لازمی کر دیا جائیگا۔ ڈاکٹر افضل

افغانستان کو سگریٹ کی برآمد کی اجازت

زر مبادلہ کی وصولی کے بعد دینے کا فیصلہ

سردار شیر باز مزاری کے پنجاب میں داخلہ پر پابندی

WHEN THEY LOSE TIME, PEOPLE LOSE LIVES.

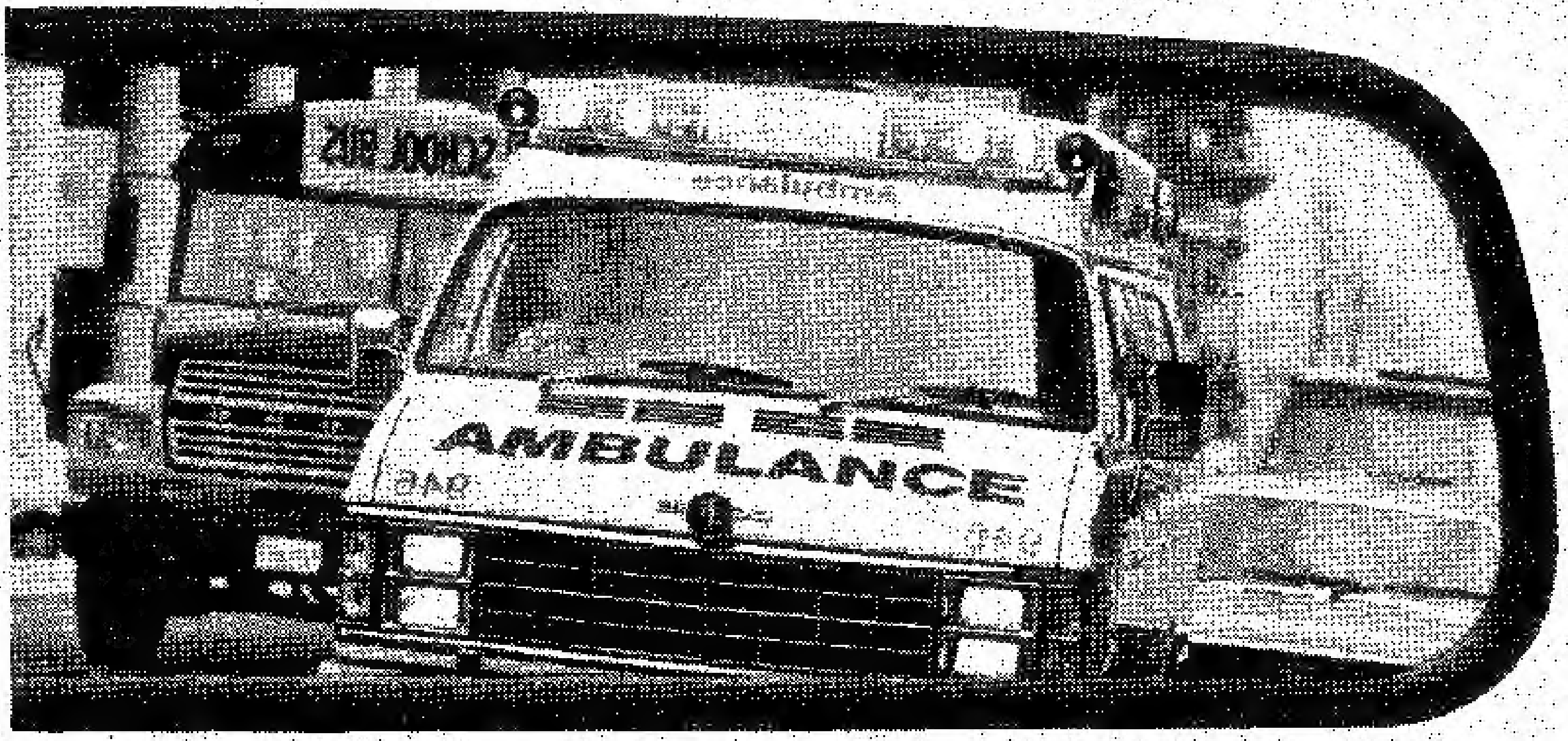

ہنگامی حالت میں وقت کی بہت اہمیت ہے اور ہر سیکنڈ انتہائی اہم ہوتا ہے۔
اسلئے جب آپ سائرن کی آواز سنیں یا آگ بجھانے والی گاڑی، پولیس کار
یا ایمبولینس کی ہنگامی روشنی جلتی ہوئی دیکھیں تو انسانی جانوں کے شدید
خطرے کا احساس کرتے ہوئے درج ذیل ضابطوں پر عمل کریں۔

- ◇ ہمیشہ اپنی گاڑی کو سڑک کے انتہائی دائیں کنارے پر کھڑا کریں اور اگر آپ کسی چوراہے پر ہیں تو اس کو بالکل خالی کر دیں۔
- ◇ اپنی گاڑی کو آگ بجھانے والی گاڑی سے کم از کم ڈیڑھ سو میٹر (۵۰۰ فٹ) پیچھے رکھیں۔

آپ کے تعاون سے جو وقت یہ گاڑیاں بچاتی ہیں شاید اس سے کسی انسان کی جان بچ جائے۔

Ministry of Transportation
and Communications

Ontario

James Snow, Minister
William Davis, Premier

اسلام کے قلعہ پاکستان میں اسلام ہی کے نام پر شگاف ڈالے جا رہے ہیں: صدر ضیاء الحق

فرقہ وارانہ قوتوں کیخلاف ناکامی ان تباہ کن غلطیوں میں سے ایک ہو گی جن کا خمیازہ قوم پچھلے ۳۵ سال سے بھگت رہی ہے

فرقہ کی بنیاد پر قائم سیاسی پارٹیاں قوم میں پھوٹ ڈال رہی ہیں

پاکستان کسی فرد واحد کی جاگیر نہیں، اردو ڈائجسٹ کی ۲۲ویں سالگرہ پر خطاب

لاہور — (اے پی پی) صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے قوم میں پھوٹ ڈالنے والی فرقہ وارانہ قوتوں کے خلاف فیصلہ کن جدوجہد جاری رکھنے کی اپیل کی ہے اور قوم کو خبردار کیا ہے کہ اس بارے میں ناکامی ان تباہ کن غلطیوں میں سے ایک ہو گی جن کا خمیازہ پچھلے ۳۵ سال سے قوم بھگت رہی ہے۔ ...

بنیاد اسلام نہیں رہے گی تو پاکستان ٹوٹ جانے کا خطرہ ہے۔ ... لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ تفرقہ بازی بند کر کے اپنی تمام تر توانائیاں اسلام کے استحکام کے لیے صرف کریں۔ ...

طلال بگٹی کو نظر بند کر دیا گیا

کوئٹہ — بلوچستان کے سابق گورنر نواب اکبر خان بگٹی کے صاحبزادے طلال بگٹی کو گزشتہ روز تحفظ امن عامہ آرڈیننس کے تحت ۹۰ روز کے لئے نظر بند کر دیا گیا۔ ...

بھارتی وزیر دفاع کا پاکستان کے بارے میں بیان توہین آمیز ہے

حکومت ہند سے سخت احتجاج کیا جائے، پہلے کبھی ایسا رویہ اختیار نہیں کیا گیا تھا: چوہدری محمود احمد

لاہور — چوہدری محمود احمد ... پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ہندوستانی وزیر دفاع کے ... بیان کے خلاف حکومت ہند سے سخت احتجاج کرے۔ ...

زرمبادلہ کے ذخائر کی مالیت ۷ ارب روپے سے بڑھ گئی

کراچی (کامرس رپورٹر) ملک کے منظور شدہ زرمبادلہ کے ذخائر کی مالیت میں صرف ایک ہفتے کے اندر ۸۳ کروڑ ۸۵ لاکھ روپے کے اضافے سے زرمبادلہ کے ذخائر کی مالیت ۷ ارب ۴۳ کروڑ ... ہزار روپے تک پہنچ گئی ہے جبکہ زیر گردش نوٹوں کی مالیت میں ایک ارب ۴ کروڑ ... لاکھ روپے کی ریکارڈ کمی سے زیر گردش نوٹوں کی مالیت ... ۲۸ اپریل ۱۹۸۳ء کو ختم ہونے والے ہفتے کے دوران اسٹیٹ بنک آف پاکستان کے ... وفاقی حکومت صوبائی حکومتوں اور شیڈولڈ بنکوں کے ڈیپازٹس کی مالیت میں اضافہ ہونے سے ڈیپازٹس کی مالیت ... روپے تک پہنچ گئی۔

نوابزادہ نصر اللہ خان کی فصلیں

مظفر گڑھ — کالعدم پاکستان جمہوری پارٹی کے سربراہ نوابزادہ نصر اللہ خان کی فصلیں بھی حالیہ طوفانی بارشوں اور چناب کے سیلاب سے متاثر ہوئی ہیں۔ ...

وفاقی کابینہ نے پاک بھارت مشترکہ کمیشن کے قیام کی منظوری دیدی

راولپنڈی — وفاقی کابینہ نے پاکستان اور بھارت کے درمیان قائم کئے جانے والے مشترکہ کمیشن کے قیام کی منظوری دیدی۔ کابینہ کے اس اجلاس کی صدارت صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے کی۔ ...

جج کی عدالت کے اندر ایک قیدی کو ہلاک کر دیا گیا

ایک بوڑھی عورت برقعے میں پستول چھپا کر لائی تھی

ایڈیشنل جج کی عدالت میں ہتھکڑی سے جکڑے ہوئے ایک قیدی کو پولیس کے ... گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ ...

۲۰ ٹن فرانسیسی یورینیم کی پہلی کھیپ حیدر آباد دکن پہنچ گئی

پروسیسنگ کے بعد تارا پور بھیج دیا جائے گا، فراہمی ۹۳ء تک جاری رہے گی (اندرا)

حیدر آباد دکن — (یو این آئی / رائٹر) فرانس اور بھارت کے درمیان ایک جامع سمجھوتے کے تحت ۲۰ ٹن صاف شدہ فرانسیسی یورینیم کی پہلی کھیپ آج حیدر آباد دکن پہنچ گئی۔ ...

معزول شاہ ایران کے رشتہ داروں کی جائیداد کا بڑا حصہ ضبط

سوئٹزرلینڈ میں رضا شاہ کا محل ضبط کر لیا گیا، بیوہ اور بیٹے کے زیر استعمال نوادرات حکومت کے حوالے کی جا رہی ہیں

تہران — ... ایرانی حکومت معزول شاہ ایران محمد رضا شاہ پہلوی کے گھرانے کے جائیداد ... ضبط کر رہی ہے۔ ...

لاہور، کراچی اور اسلام آباد کے جدید بین الاقوامی ہوائی اڈے ۹۰ء کے آخر تک مکمل ہوں گے

کراچی (پ پ) ... لاہور اور اسلام آباد کے ہوائی اڈوں کی تعمیر ... مکمل ہو جائے گی۔ ...

صدر ضیاء اپنی جماعت قائم کریں یا کسی سیاسی جماعت میں شریک ہو جائیں

موجودہ سیاسی بحران سے نکلنے کا واحد راستہ عام انتخابات ہیں، سردار قیوم

راولپنڈی — جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے صدر سردار محمد عبدالقیوم خان نے کہا ہے کہ ... صدر ضیاء الحق اپنی جماعت قائم کریں یا کسی سیاسی جماعت میں شریک ہو جائیں۔ ... اس سوال کے جواب میں کہا کہ صدر جنرل ضیاء ... سیاسی جماعت مسلم لیگ (پگاڑا گروپ) ہے۔

پاکستانی انجینئر نے شمسی توانائی سے چلنے والی گاڑی ایجاد کر لی

لاہور — ... ایک پاکستانی انجینئر ... نے شمسی توانائی سے چلنے والی گاڑی ایجاد کی ہے۔ ...

بھارت سے پان اور الائچی کی درآمد شروع ہو گئی

لاہور (کامرس رپورٹر) نجی شعبے میں بھارت کے ساتھ پان الائچی اور دیگر اشیاء کی تجارت شروع کر دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں پاکستان کے نجی شعبے کے تاجروں نے بھارت سے اچھی قسم کا پان اور الائچی وغیرہ ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان کے توسط سے درآمد کیا ہے جس کی مالیت لاکھوں روپے بتائی جاتی ہے۔

وی سی آر پر فحش فلم دیکھنے والوں کی حمایت میں سینکڑوں افراد نے پولیس پر حملہ بول دیا

پولیس نے ہوائی فائرنگ کر کے جان بچائی، ... گرفتار شدگان کو رہا کرا لیا گیا، ۷ افراد گرفتار

مظفر گڑھ — سٹی پولیس نے اچانک چھاپہ مار کر ... افراد کو وی سی آر پر فلمیں دیکھتے اور پولیس پارٹی پر حملہ کرنے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ سٹی پولیس کو اطلاع ملی کہ شہر کے محلے ... میں وی سی آر پر غیر ملکی اور فحش فلمیں چل رہی ہیں ... پولیس نے وی سی آر ... اپنے قبضے میں لے لی ...

پندرہ روزہ
الہلال
ٹورنٹو کینیڈا

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
سنو! جو لوگ اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ خوف ہوگا اور نہ غم ہوگا (القرآن)

روس کی جزوی اور قسط وار واپسی

افغان پریس کی ایک اطلاع کے مطابق روسی فوجی حکام اور کابل انتظامیہ نے اقوام متحدہ کے زیر اہتمام ہونے والے سہ فریقی جنیوا مذاکرات کو اندرون افغانستان عوام کے درمیان غلط فہمیاں پھیلانے کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ روسی ہیلی کاپٹروں نے ہرات، فراح، بلمند، زابل، کنڑ اور بلخ سمیت روسی سرحد پر واقع تمام صوبوں میں اشتہارات اور پمفلٹ پھینکے ہیں اور اب تک چودہ صوبوں سے ایسے اشتہارات کی اطلاعات ملی ہیں۔ ان اشتہارات میں کہا گیا ہے کہ افغان مسئلے کے تمام امور طے ہو چکے ہیں اور لوگوں کو اپنے ہتھیار رکھ دینے چاہئیں۔ مہاجرین کی وطن واپسی کا فیصلہ ہو گیا ہے اور واپس آنے والے لوگوں کو ان کی زمینیں واگذار کر دی جائیں گی۔ جنگ کے دوران جن لوگوں کے مکانات تباہ ہوئے ہیں حکومت ان کی مدد کرے گی۔ ہتھیار ڈال دینے کی اپیل کرتے ہوئے فضا سے پھینکے جانے والے ان اشتہارات میں مجاہدین کو مراعات کی پیش کش کی گئی ہے۔ جنیوا مذاکرات کو افغانوں کو دھوکہ دینے کی اور گمراہ کن پروپیگنڈہ کی بنیاد بنایا جا رہا ہے ان مذاکرات اور نتائج کے بارے میں مزاحمت کرنے والے افغانوں کی قیادت کا رد عمل کیا ہے۔ پچھلے دنوں جناب حکمت یار گلبدین کھل کر کہہ چکے ہیں کہ ہم ان مذاکرات کے نتائج کی ذمہ داری قبول نہیں کرتے۔ تنازعہ کے اصل فریق روس اور افغان مجاہدین ہیں اور وہی ان مذاکرات میں شریک نہیں لہٰذا یہ مذاکرات محض ڈھونگ ہیں۔ اب افغان تحریک مزاحمت کے ایک اور رہنما پروفیسر برہان الدین ربانی نے لندن میں کہا ہے کہ حالیہ جنیوا مذاکرات بے سود ثابت ہوں گے۔ افغان تنازعہ میں صرف دو فریق ہیں جو روس اور افغان مجاہدین ہیں۔ افغان مجاہدین اپنی آزادی کے دفاع کے لیے زندگی اور موت کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ اگر وہ کامیاب نہ ہوئے تو دوسرے ممالک کو بھی تباہی کا سامنا کرنا ہوگا۔

افغان پریس کی مذکورہ صدر خبر اور پروفیسر ربانی کے مندرجہ بالا بیان کو پس منظر میں رکھ کر ٹائمز آف انڈیا کے نامہ نگار مقیم ماسکو کی وہ خبر ملاحظہ فرمائیے جو اس نے افغانستان کے دارالحکومت کے با اختیار ذرائع کے حوالے سے دی ہے کہ پاکستانی سرحدوں سے متصل ٹھکانوں سے روس کا پہلا یونٹ اس سال ستمبر میں ہٹا لیا جائے گا۔ اس طرح خالی کردہ علاقے میں افغان مہاجرین کی واپسی کے لیے جگہ بن جائے گی۔ بھارتی ذرائع کا کہنا یہ ہے کہ اپریل میں جنیوا میں اقوام متحدہ کی وساطت سے ہونے والے مذاکرات کے دوران اس امر پر عملاً اتفاق ہو چکا ہے۔ گویا جو پروپیگنڈہ افغانستان کے اندر ہیلی کاپٹروں سے اشتہارات پھینک کر کیا جا رہا ہے اسی پروپیگنڈہ کو عالمی سطح پر کرنے کا ٹھیکہ ماسکو سے بھارتی خبر رساں اداروں کو دے دیا گیا ہے۔

حکومت پاکستان کو اس سلسلے میں صحیح پوزیشن کی وضاحت خود کرنی چاہیے۔ کیونکہ یہ ابہام پاکستان اور افغانستان دونوں کے لیے خطرناک ہو سکتا ہے۔ اگر واقعتاً ان خطوط پر کوئی سمجھوتہ ہو چکا ہے جن خطوط کا اشارہ بھارتی ذرائع اطلاعات کر رہے ہیں تو یہ تاشقند کے المیے سے کم نہیں ہوگا۔ کیونکہ افغانستان سے روسی فوجوں کی جزوی واپسی کا مطلب یہ ہے کہ روس افغان مہاجرین کو واپس بلا کر ان سے پہلے اپنی کٹھ پتلی افغان حکومت کو تسلیم کرانا چاہتا ہے اور اس حکومت کی سلامتی کی ضمانت پا کر واپس جانا چاہتا ہے۔ اگر افغانستان واپس جانے والے مہاجرین سے اس کٹھ پتلی حکومت کی مفاہمت نہ ہوئی تو پھر محاذ آرائی ہوگی اور یہ مہاجر پھر واپس پاکستان کی طرف اس تاثر کے ساتھ آئیں گے کہ افغانوں کو دوبارہ اس عذاب میں مبتلا کرنے کا ذمہ دار پاکستان ہے اور اگر روسی فوجوں کی اس جزوی واپسی کو افغان مجاہدین اور مہاجرین کی قیادت نے قبول نہ کیا اور مہاجرین واپس افغانستان جانے پر آمادہ نہ ہوئے تو روس اور ببرک کارمل کی انتظامیہ پاکستان پر الزام عائد کریں گے کہ معاہدے کے مطابق روسی فوج کی طرف سے پاکستان سے ملحقہ علاقے خالی کر دینے کے باوجود پاکستان افغان مہاجرین کو اپنے وطن واپس آنے سے روک رہا ہے اور مسئلے کو الجھا رہا ہے۔ چنانچہ پاکستان پر دباؤ ڈالا جائے گا کہ معاہدے پر عمل پیرائی کے لیے افغان مہاجرین کو افغانستان واپس بھیجا جائے۔ پاکستان نے اس دباؤ میں آکر افغان مہاجرین کی جبری مراجعت کی کوشش کی تو افغانوں کی مزاحمت کا ایک فریق ہم بھی بن جائیں گے۔ افغان مجاہدین پاکستان پر الزام عائد کریں گے کہ اس نے ان کی جنگ آزادی کو ناکام بنایا ہے۔ چنانچہ ہم نے اوپر پروفیسر برہان الدین صاحب کے لندن والے جس بیان کا ذکر کیا ہے اس میں ان کا یہ جملہ قابل توجہ ہے کہ "مجاہدین اپنی آزادی کے دفاع کے لیے زندگی اور موت کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ اگر وہ کامیاب نہ ہوئے تو دوسرے ممالک کو بھی تباہی کا سامنا کرنا ہوگا"۔ اس کا مطلب واضح ہے کہ کسی غیر متعلق ملک کو افغانوں کی تحریک آزادی کو ناکام کرنے میں فریق نہیں بننا چاہیے اگر ایسا ہوا تو ایسے ملک کو بھی تباہی کا سامنا کرنا ہوگا۔

قرآن سے روشنی

القرآن

انسان تھڑدلا پیدا کیا گیا ہے۔ جب اس پر مصیبت آتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے۔ اور جب اسے خوشحالی نصیب ہوتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے۔ مگر وہ لوگ اس عیب سے بچے ہوئے ہیں جو نماز پڑھنے والے ہیں۔ جو اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرتے ہیں۔ جن کے مالوں میں سائل اور محروم کا ایک حق مقرر ہے۔ جو روز جزا کو برحق مانتے ہیں۔ (المعارج ۲۶-۱۹)

[illegible]

السنۃ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ سے مانگو اور دعا کرو اس یقین کے ساتھ کرو کہ وہ ضرور قبول کرے گا اور عطا فرمائے گا اور جان لو اور یاد رکھو کہ اللہ اس کی دعا قبول نہیں کرتا جس کا دل (دعا کے وقت) اللہ سے غافل اور بے پروا ہو۔

(ترمذی)

سیاستداں کیا کریں؟

طاہر مسعود

مارشل لاء کے خاتمے اور بحالی جمہوریت کیلئے آپ کے خیال میں کیا طریقہ کار اختیار کرنا چاہیے؟ یہ سوال پیش سیاستدانوں سے کیا گیا اور باری باری ان سے ٹیلیفون پر رابطہ قائم کیا۔ ایک سیاستدان صاحب ... تقریب میں مصروف تھے، دوسرے ... ملک روانہ ہو چکے تھے۔ جو تھے ... پانچویں فیلڈ کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ میں تنگ آگیا۔ ایسے میں مجھے ان حضرات کا مزاج مد نظر رکھتے ہوئے خود ہی طے کرنا پڑا کہ رابطہ قائم ہو جانے کی صورت میں ان کا جواب کس نوعیت کا ہوتا۔ ذیل میں انہی کے جوابات درج ہیں۔

شیر باز مزاری

جمہوریت کی بحالی کیلئے حکومت سے لڑنا سیاستدانوں کا سیاسی فرض ہے جبکہ اپنی حفاظت کرنا انسانی اور اخلاقی فرض۔ سیاسی فریضے کو انسانی فریضے پر ترجیح نہیں دی جا سکتی اس لئے سیاستدانوں کو سب سے پہلے تو اپنی فکر کرنی چاہیے کہ بحالی جمہوریت کے جوش میں اپنا مالی یا جسمانی نقصان نہ کر بیٹھیں۔ اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ میں مارشل لاء کی حمایت میں ہوں اور اپنے بیان سے جنرلوں کے ہاتھ مضبوط کر رہا ہوں۔ میرا کہنا صرف یہ ہے کہ اپنے بچاؤ کے ساتھ تین طریقے ایسے ہیں جن کے اپنانے سے جمہوریت بحال ہو سکتی ہے۔

۱۔ سیاستدان کثرت سے ... ... کا استعمال مفید رہے گا۔ ... مارشل لاء ... ... باہر آ جائے گی ... ... حکومت کے خلاف تحریک چلانے میں ... ہو سکے گا۔

۲۔ سارے سیاستدان ... کی طرح سیاسی بالغ نظری کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی ... میں شامل ہو جائیں۔ ملک میں ایک پارٹی ہوگی تو مارشل لاء خوفزدہ ہو جائے گا اور اپنی ... چپ چاپ چلا جائے گا اور جمہوریت بحال ہو جائے گی۔

۳۔ تیسرا طریقہ مجھے یاد نہیں رہا۔ ... مسائل پر ... کی وجہ سے حافظہ کمزور ہو گیا ہے!

نصرت بھٹو

آپ کا سوال محمود شام نے مجھے ٹیلیفون پر بتایا۔ جواب بذریعہ ڈاک ارسال کر رہی ہوں۔ محمود شام کا میری طرف سے شکریہ ادا کر دیجیے۔ وہ بیچارے اکثر ... کام کرتے رہتے ہیں۔ اب آئیے اپنے سوال کی طرف۔ آپ نے پوچھا ہے کہ بحالی جمہوریت اور مارشل لاء کے خاتمہ ...

کیلئے ہمیں یعنی سیاستدانوں کو کیا کرنا چاہیے؟ آف! مجھے پھر تکلیف شروع ہو گئی۔ آہ! ... ڈاکٹر ... !

شاہ احمد نورانی

دیکھئے! میری دو حیثیتیں ہیں۔ میں سیاستدان بھی ہوں اور عالم دین بھی۔ جب سیاست پر پابندی ہوتی ہے تو میں دینی کام کرتا ہوں اور افریقہ کے دورے پر نکل جاتا ہوں۔ ... کو دائرۂ اسلام میں داخل کروں ... آسکے دن ... کسی کو دائرۂ اسلام سے خارج کرتا ہوں ... ... اپنی ... دائرہ اسلام سے خارج کر دیا اتنی ہی تعداد میں لوگوں کو اسلام میں داخل بھی کر دوں ... تناسب ... ... بحالی کے لئے ابھی سے فرصت نہیں!

اصغر خان

سیاستدانوں کو فی الحال ... اصغر خان کی نظر بندی ختم کرانے کیلئے تحریک چلانی چاہیے۔ جب میں آزاد ہو جاؤں گا تو میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ جمہوریت بھی بحال ہو جائے گی۔ میرا دوسرا مشورہ ہے کہ جمہوریت کی بحالی کے بعد میں پھر بھی ... کو ... کی دعوت نہیں دوں گا۔ میرا خیال ہے کہ میں ... ایک سو سال سے ... !

پروفیسر غفور احمد

آپ نے عجیب سوال کیا ہے کہ بحالی جمہوریت کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ مسئلہ یہ ہے کہ کیا جمہوریت کو ہونا چاہیے؟ کیا ہوا ہے جو اسے بحال کریں۔ یہ سوال ضیاء الحق صاحب سے کرنے کا ہوتا ہے وہ آپ ہم سیاستدانوں سے کرتے رہیں اور جو باتیں ہم سے پوچھنا چاہیں وہ آپ ضیاء الحق صاحب سے پوچھتے رہیں۔ آپ کے غلط سوال کا مختصر ترین صحیح جواب یہ ہے کہ فی الحال انتظار کیجئے۔

نوابزادہ نصر اللہ خان

یہ ابھی ابھی موجودہ حکومت کے خلاف ... غزل ... کر ... فارغ ہوا ہوں ... سوال موصول ہوا۔ میاں صاحبزادہ ہے! سوال اس سے کرو جو کچھ کرنے کی پوزیشن میں ہو ... یہ حالت ہے۔

... در و دیوار پہ حسرت سے نظر کرتے ہیں

کبھی کبھی ... ... کا نظارہ کرتا ہوں ... ... ایک عجیب شعر کہا ہے ...

یاد ماضی عذاب ہے یارب
چھین لے مجھ سے حافظہ میرا

خان عبدالولی خان

ملک میں بحالی جمہوریت سے زیادہ ... کے خلاف تحریک چلانا ضروری ہے۔ یہ بات مجھ سے ... والد ... ببرک کارمل نے ... ببرک کارمل جب ماسکو گیا تھا تو ... ... گھبرا گئے تھے ... کے ذہن میں یہ خیال نہیں ... ویسے بھی ان کا ...

ہو گیا ہے۔ ... چلانا مشکل ہے لیکن بات جو حل ہونے کی ہے۔ اصل بات ہے کہ ایک سیاسی جماعت کو دوسری ... میں کام کرنے ... سیاسی جماعتوں کا ... کیلئے خطرہ نہیں بننا چاہیے۔ اسی سے آپس کا اتحاد ... ہے ... اتحاد ... ہو گا تو جمہوریت کیا ... بحال ہو گی۔

بیگم نسیم ولی

یہ سوال آپ ۱۹۷۷ء میں پوچھتے تو میں اپنی ... سے جواب دیتی۔ جو یقیناً میری سیاسی بصیرت کا آئینہ دار ہوتا۔ فی الحال ... صاحب کے جواب کو میرا جواب تصور کیجئے۔ آہ! ۱۹۷۷ء کا زمانہ!

معراج محمد خان

بحالی جمہوریت کیلئے تمام سیاستدانوں کو جیل چلا جانا چاہیے۔ جیل جانے سے سیاستدان مفت میں ... ہو جاتا ہے ... حکومت مجھے کب پکڑے گی؟

فتحیاب علی خان

پلیز! ... کو فون کر لیں ... سے مشورہ کر کے جواب دوں گا۔ وہ سرکاری ملازم تھا ... اپنے سیاسی نظریات کی وجہ سے ... ... پسند نہیں کرتا۔

تحریر

کائنات کا نظام

مجھے بتائیے کہ یہ زبردست انتظام، یہ حیرت انگیز باقاعدگی یہ کمال درجے کی ہمواری یہ زمین و آسمان کی بے حد و حساب چیزوں اور طاقتوں میں کامل موافقت آخر کس وجہ سے ہے؟ کروڑوں برس سے یہ کائنات یونہی قائم چلی آ رہی ہے ... لاکھوں برس سے اس زمین پر درخت اگ رہے ہیں، جانور پیدا ہو رہے ہیں اور نہ معلوم کب سے انسان اس زمین پر جی رہا ہے۔ کبھی ایسا نہ ہوا کہ چاند زمین پر گر جاتا یا زمین سورج سے ٹکرا جاتی کبھی رات اور دن کے حساب میں فرق نہ آیا۔ کبھی ہوا کے مکھی کی بانی سے لڑائی نہ ہوتی کبھی پانی مٹی سے نہ روٹھا، کبھی گرمی نے آگ سے رشتہ نہ توڑا۔ کس چیز کی وجہ سے یہ سب ایک نظام میں جکڑے ہوئے ہیں؟ اس کا جواب اپنے دل سے پوچھئے کیا وہ یہ گواہی نہیں دیتا کہ ایک ہی خدا اس ساری کائنات کا بادشاہ ہے۔ اگر دس بیس نہیں دو خدا بھی اس کائنات کے مالک ہوتے تو یہ انتظام اس باقاعدگی سے کبھی نہ چل سکتا۔ ایک دفتر کا انتظام تو دو ہیڈ افسروں کی ہیڈ ماسٹری برداشت نہیں کر سکتا پھر بھلا اتنی بڑی زمین و آسمان کی سلطنت دو خداؤں کی خدائی میں کیسے چل سکتی تھی۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی

بھارت کے ممتاز شاعر اور نقاد مظہر امام

گفتگو: علی حیدر ملک

کاش میں اپنی تمنا کا تحیر ہو جاؤں
وہ ہمہ گوش ہے بے صوت و صدا ہو جاؤں
ابھی خاک اڑاتا پھروں ساحل ساحل
تیرے دریاؤں سے گزروں تو ہوا ہو جاؤں
کیا عجب ہیں کہ آنا ہی نہیں موسم قرب
کیا میں سرتا بہ قدم دست دعا ہو جاؤں
تو وہ دولت کہ جسے خرچ نہ ہونا آیا
میں ہوں اک قرض اگر تجھ سے ادا ہو جاؤں
اسی دوراہے پہ ٹھہرا سوچ رہا ہوں کب سے
تجھ سے بچھڑوں کہ زمانے سے جدا ہو جاؤں

مظہر امام

پاکستان میں گرامر کو توڑنے کا عمل نظر آتا ہے

نام: مظہر امام
پیدائش: ۱۲ مارچ ۱۹۳۰ء
تعلیم: ایم اے (اردو)، ایم اے (فارسی)
دونوں امتحانات بہار یونیورسٹی میں حاصل کئے
اور طلائی تمغے حاصل کئے۔
پیشہ: اسٹیشن ڈائریکٹر، دور درشن، سرینگر
مطبوعہ کتابیں:
۱۔ زخم تمنا (شعری مجموعہ ۱۹۶۲ء)
۲۔ رشتہ گونگے سفر کا (شعری مجموعہ ۱۹۷۴ء)
۳۔ آتی جاتی لہریں (مجموعہ مضامین ۱۹۸۱ء)

ع ح م: مظہر امام صاحب! آپ کی شاعری کی ابتدا کب ہوئی؟

م ا: میری شاعری کی ابتدا ۱۹۴۴ء سے ہوئی ہے۔ شاعری سے پہلے میں نے افسانے لکھے تھے لیکن بعد میں یہ افسانے ضائع کر دئیے۔ ان میں سے صرف دو افسانے ایسے تھے جنہیں میں قابل اعتنا سمجھتا تھا۔ اس لئے ان میں سے ایک افسانہ "آگ احساس درد کی دوا کیا ہے"۔ رسالہ "مضراب" کراچی میں ۱۹۴۸ء میں شائع ہوا۔

دوسرا افسانہ "وصال کے بعد" ۱۹۵۱ء میں ... کے ایک مقابلے میں اول آیا۔ ... میرے اس افسانہ کا مسودہ انجمن ترقی اردو کے پاس تھا جو ضائع ہو گیا۔ ... ۱۹۴۴ء میں پہلی آزاد نظم کہی۔ ۱۹۴۵ء میں میرا کلام پہلی دفعہ "ندیم" میں شائع ہوا۔ ... ۱۹۵۵ء میں میری نظم ... شائع ہوئی ... نظم ... رسالوں میں باقاعدگی سے لکھنا شروع کیا۔

ع ح م: ... آپ کے خاندان اور ماحول میں ...

م ا: ملک صاحب! ... [illegible]

[illegible]

کرشن چندر کی نظمیں اردو کی اولین نثری نظمیں ہیں

[illegible]

بھارت کی ادبی خبریں

ترتیب: شاہد نعیم

[illegible]

بھارت میں انتظار حسین کا خیر مقدم

[illegible]

ادب و ثقافت

جوش بغیر جوش

ٹورانٹو میں شاعر انقلاب سے انقلابی سلوک کی روداد

حضرت جوش ملیح آبادی کبھی اردو شاعری میں ایک بڑا نام ہوتے تھے اور اپنی "شاعری" کی کسی تحریک سے وہ کبھی کسی کو خاطر میں نہیں لائے۔ لیکن لفظوں کا یہ "شباب" جلد ہی ڈھل گیا اور وہ اپنی زندگی ہی میں یاد رفتہ بن کر رہ گئے۔ ان کے ضخیم دواوین "انقلاب" کی رو میں بہتے ہوئے "منہ پاتھ" سے ہی کسے گزر گئے۔ لیکن پاک و ہند کے مخصوص حلقے کی ذاتی یا گروہی مصلحتیں کبھی کبھار ان کو اپنی جیالی کے طور پر استعمال میں لے ہی آتی تھیں اور شاید یہی وجہ بھی تھی کہ "اسلامی جمہوریہ پاکستان" کی تمام حکومتوں نے ان کی "رفاقت" کا صلہ دینے میں کبھی بخل سے کام نہیں لیا۔

شمالی امریکہ میں "اردو ادب" کی سرگرمی کا محور یہاں ٹورانٹو شہر ہے اور یہاں کے بزرگان ادب اپنے ادبی ذوق کی تسکین کے لیے مذکورہ بالا گروہ سے ہو کر رہتے ہیں۔ اسی حوالے سے ستمبر ۱۹۸۷ء کا آخری ہفتہ ٹورانٹو کے اردو دان طبقے کے لیے بہت اہم تھا۔ پاک و ہند کے بڑے بڑے ادبی نام یہاں موجود تھے۔ جناب فیض، علی سردار جعفری، احمد فراز، گوپی چند نارنگ، جمیل الدین عالی اور افتخار عارف کے دم سے مقالات، شاعروں اور مباحث کی تقریبات نے ایک جشن کی سی صورت پیدا کی ہوئی تھی۔ تقریبات کے اس ہجوم میں جوش کے نام کا "احترام" ایک باقاعدہ تقریب کی صورت میں کیا گیا۔

"جوش کی شاعری اور شخصیت" کے عنوان سے جناب گوپی چند نارنگ نے اپنے خوبصورت انداز بیان سے اپنے مقالے کو خوب تر بنا کر پیش کیا اور حسب توقع تحسین سے بھی نوازے گئے۔ تقریب کی صدارت جناب علی سردار جعفری نے کی اور حاضرین میں دیگر "ادب نوازوں" کے ساتھ ساتھ احمد فراز و افتخار عارف ایسے ادب ساز بھی موجود تھے۔ خیال یہی تھا کہ دیگر تقاریب کی طرح یہ تقریب بھی باہمی ستائش کی روایت کو نبھاتے ہوئے بخیریت اپنے انجام کو پہنچے گی لیکن انقلابات ہیں زمانے کے...

جوش بہت چھوٹے آدمی تھے، فراز

اقبال جوش سے بہت آگے تھے، سردار جعفری

...... آگے خدا کا نام ہے ساقی

پاکستان کے اصحاب فکر اور جوش کی محبوبیت و عظمت کے حاملین کے لیے لمحہ فکریہ کہ جوش کے چاہنے والوں میں حفیظ ہی نہیں فراز، نارنگ اور جعفری بھی ہیں

ہماپورٹ، سجاد حمید

جوش کی شاعری اور شخصیت کے اجزا ہیں ہوس پرستی عیش پرستی اور جاگیردارانہ انداز نظر بہت نمایاں ہیں، نارنگ

غزل

حریم جلوۂ گل میں ضیا ہے
بقدر ظرف چشم نیم وا ہے

ہر اک حلقہ رہین نارسائی
ہر اک زنجیر جرأت آزما ہے

ہے میرا اختیار اپنی وفا تک
کہ دشمن کے لیے تیرا حوصلہ ہے

رم خوں کی طرح زندہ رہوں گی
مرے جذبوں سے تو آشنا ہے

اگر میں آئینہ تو سنگ ہے تو
تماشا سب میں مرے تیری صدا ہے

زمانہ آ گیا فرقت کا جیسے
تری آنکھوں میں جیتنے کی فضا ہے

تمنا اپنی ہے محو تماشا
قریب بام دور فاصلہ ہے

مری محرومیوں کا راز جیسے
سمندر کی ہواؤں سے کھلا ہے

اسے تکتی ہیں ہم آلودہ آنکھیں
جو موج آب کی صورت گیا ہے

بلا کی زندگی پر جیند برسا ہیں
دوام زیست میرا مدعا ہے

فرحانہ عزیز (دینی پنگ)

سفرنامہ لاہور

ان دنوں عطاء الحق قاسمی کی ایک نئی کتاب "ایک غیر ملکی سیاح کا سفرنامہ لاہور" اشاعت کے مراحل طے کر رہی ہے۔ طنز و مزاح کی یہ کتاب حال ہی میں عطاء الحق قاسمی حال ہی میں بھارت کے ایک مشاعرہ میں شرکت کر کے آئے ہیں۔ ان کے "دواجرا" کا دوسرا اور تیسرا شمارہ عنقریب چھپنے والا ہے۔

حزن اختر

واجد علی شاہ کی معروف مثنوی "حزن اختر" کا ایک نیا ایڈیشن حال ہی میں لکھنؤ سے شائع ہوا ہے۔ مرتب محمد علی خان، ترتیب واجد علی شاہ۔

بسمل کرشن اشک

بھارت میں حال ہی میں حزن اکا ابادی شاعر حیاں کا انتقال ہو گیا ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق ان میں ایک معروف شاعر بسمل کرشن اشک کا نام بھی ہے، جو گزشتہ دنوں انتقال کر گئے۔ جدید اردو شاعروں میں ان کا شمار ہوتا ہے اور یہ مہاراشٹر دیا نند یونیورسٹی میں ہریانہ میں انگریزی زبان و ادب کے استاد تھے۔

تازہ بہ تازہ

حمزہ فاروقی کی نئی کتاب

محقق اور سفرنامہ نگار حمزہ فاروقی کی نئی کتاب "ہ آ کا کلیم اس ولیم ہیں" طبع ہو گئی ہے جو اندلس کا سفرنامہ ہے جس کا دیباچہ ڈاکٹر خورشید رضوی اور تعلیقہ ڈاکٹر صمدانی احمد نے لکھا ہے۔ حمزہ فاروقی کا ایک سفرنامہ "ہ نساں و مکان" چند برس قبل شائع ہوا تھا۔

حمزہ فاروقی کی حیثیت سفرنامہ "اقبال" کے مصنف کی حیثیت سے علمی حلقوں میں معروف ہے۔ آج کل وہ علامہ سید سلیمان ندوی پر کام کر رہے ہیں جس میں مولانا کے علمی و سیاسی کام سے تفصیل سے بحث کی جائے گی۔

اختلاف رائے

انتظار حسین کے معروف ناول "بستی" پر بعض ترقی پسندوں نے یہ اعتراض کیا تھا کہ انتظار حسین اپنی تخلیقات میں ماضی کا جس طرح تذکرہ دیتے ہیں وہ ایک مرتجعانہ صورت ہے۔ لیکن چند ماہ قبل ایک انگریزی جریدہ "ہیرالڈ" (دسمبر ۱۹۸۳) میں اسی حوالے سے ترقی پسندوں کے سرخیل فیض احمد فیض نے ایک انٹرویو کے دوران معروف نقاد آصف فرخی سے گفتگو کرتے ہوئے بعض ترقی پسندوں...

اقتباس

زرد کتا

...میں نے عرض پیش کیا، یا شیخ، زرد کتا کیا ہے؟

فرمایا، "زرد کتا تیرا نفس ہے۔"

میں نے پوچھا، یا شیخ نفس کیا ہے؟

فرمایا، "نفس طمع دنیا ہے۔"

میں نے سوال کیا، "یا شیخ طمع دنیا کیا ہے؟"

فرمایا، "طمع دنیا پستی ہے۔"

میں نے استفسار کیا، "یا شیخ، پستی کیا ہے؟"

فرمایا، "پستی علم کا فقدان ہے۔"

میں ملتجی ہوا، "یا شیخ علم کا فقدان کیا ہے؟"

فرمایا، "دانشوروں کی بہتات۔"

انتظار حسین "زرد کتا"

بھٹو نے امریکہ کو دو مرتبہ گوادر کی بندرگاہ پر فوجی سہولتوں کی پیشکش کی تھی

پاکستان، کینیا اور اومان امریکہ کو اڈے دیتے سے انکار کر رہے ہیں لیکن مقامی اڈوں پر مراعات دینا زیر غور ہے

امریکہ نے پیشکش مسترد کر دی تھی وہ بحر ہند اس جیسے فوجی اڈے نہیں بنانا چاہتا تھا

امریکہ کے سابق چیئرمین برائے نیول آپریشنز اور جنگی حکمت عملی کے ماہرین کا تجزیہ

لاہور — سپیشل رپورٹ — [illegible]

سلسلہ ہدایت

سکاربرو کے ذوالفقار علی ولد منیر علی جنھوں نے آٹھ سال کی عمر میں اپنے استاد محترم جناب قاضی نبی البہ بخش کی زیر نگرانی قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے

نوٹ — جن قارئین کے بچوں نے کلام پاک ختم کر لیا ہے وہ ان کی تصویر، نام، مع پتہ اور استاد محترم کے نام و پتہ کی صراحت کے ساتھ الہلال میں اشاعت کے لئے روانہ کریں — اس سلسلہ کا مقصد بچوں میں مذہبی جوش و جزبہ پیدا کرنا ہے — (ادارہ)

سرفراز نواز پر دس ہزار روپے جرمانہ

کراچی — (پی پی آئی) [illegible]

سرفراز نواز نے قانونی چارہ جوئی کی دھمکی دے دی

میرے خلاف بدنیتی پر مبنی یکطرفہ اور غیر آئینی کارروائی کی گئی ہے

لاہور — پاکستان کے تیز باؤلر سرفراز نواز نے پاکستان کرکٹ کنٹرول بورڈ کی طرف سے اپنے خلاف [illegible]

سعودی عرب کی کمپنیاں پاکستان میں زرعی زمین خریدیں گی

لندن — سعودی عرب کی کچھ کمپنیاں پاکستان میں زرعی [illegible]

یہ تو آپ ہی کا گروپ ہے

کراچی — [illegible]

[illegible]

جماعت اسلامی کوئٹہ کو کروڑوں روپے خورد برد کرنے کے الزام میں نہیں توڑا گیا۔ تاج محمد آغا

کوئٹہ — کالعدم جماعت اسلامی ضلع کوئٹہ کے امیر اور پارٹی کی ضلعی تنظیم توڑے جانے کے بعد اس کے انتظامی امور کے انچارج سید تاج محمد آغا نے ایک بیان میں اس بات کی تردید کی ہے کہ کالعدم جماعت اسلامی کوئٹہ کی تنظیم کروڑوں روپے کے خورد برد میں ملوث ہونے کے بعد توڑی گئی ہے۔ [illegible]

تبادلہ

کراچی — پاکستان [illegible]

[illegible]

پی آئی اے نے یورپی پروازوں کے کرائے کم کر دیئے

کراچی — حکومت نے آمدنی میں بہتری کے پروگرام کے تحت یورپی شہروں کو طیاروں کے کرایہ میں [illegible]

۱۹۷۳ء کی مصر اسرائیل جنگ ایک تماشا تھا

حسنین ہیکل اور یوسف ادریس کے خلاف مقدمہ چلے گا

قاہرہ (پی پی آئی) مصر کے صدر حسنی مبارک نے مصر کے دو عالمی شہرت رکھنے والے صحافیوں محمد حسنین ہیکل اور یوسف ادریس [illegible]

ٹورانٹو بورڈ آف ایجوکیشن

کیا آپ کے کنڈر گارٹن یا گریڈ ایک کے بچوں نے ٹیکے لگوا لئے ہیں — ۱۹۸۲ کے سکول ایکٹ کے تحت سکول کا ہر بچہ "ڈائریا" "ٹیٹنس" "پولیو" "میزلز" — "ممپس" اور "روبیلا" کی متعدی بیماریوں سے بچاؤ کے لئے ٹیکے لگوانے کا پابند ہے — جن طلباء نے اب تک ٹیکے نہیں لگوائے وہ بیس دن تک کیلئے سکول سے معطل کئے جا سکتے ہیں — اگر آپ کے بچے نے اب تک ٹیکے نہیں لگوائے اور آپ کو محکمہ صحت کے میڈیکل افسر کا خط موصول ہو چکا ہے تو آپ اپنے بچے کے سکول کی نرس سے تعاون و مزید معلومات کے لئے رابطہ قائم کریں —

مختصر اشتہارات

مختصر اشتہارات کا معاوضہ صرف ۱۵ ڈالر ہے جس کی ادائیگی پیشگی ضروری ہے

سرکاری ملازم کینیڈین شہریت کی حامل تعلیم یافتہ خوبصورت پاکستانی سنی مسلم لڑکی جو بد قسمتی سے طلاق سے دوچار ہے کیلئے تعلیم یافتہ باشعور اور اعلیٰ کردار کے مالک تقریباً ۳۵ سے چالیس سالہ شخص کا رشتہ درکار ہے۔ تصویر کے ساتھ رجوع کریں۔

Mrs. Qureshi c/o al-Hilal

شریف سنی مسلمان گھرانے کی باکردار نوجوان لیڈی ڈاکٹر کے لئے مناسب رشتہ درکار ہے۔ دیگر تفصیلات کے لئے الہلال کی معرفت رجوع کریں۔

S.A. c/o al-Hilal

۳۳ سالہ خوش شکل معزز خاندان سے متعلق کراچی میں مقیم لڑکی کے لئے مناسب رشتہ درکار ہے۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں۔

S.A.
Box 576 Station 'B'
Ottawa, Ont. K2P 5P7

۳۳ سالہ قبول صورت لڑکی کیلئے ۳۲ تا چالیس سالہ ازدواج میں سنجیدگی سے دلچسپی رکھنے والے مناسب العمر پروفیشنل تعلیم یافتہ شخص کا رشتہ مطلوب ہے۔ پہلے ہی خط میں تصویر اور جملہ تفصیلات سے آگاہ کیجیے۔

A.M. c/o al-Hilal

سفارت خانہ کا کیمپ آفس

ٹورانٹو اور گرد و نواح کے پاکستانیوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ پاکستانی سفارت خانہ کو قونصلیٹ سروسز اس ماہ کے آخر میں ٹورانٹو میں میسر ہوں گی — ۳ دن کا کیمپ آفس بروز ہفتہ ۲۸ مئی سے ۳۰ مئی تک ۱۰۰ فرنٹ سٹریٹ ویسٹ ٹورانٹو میں قیام کرے گا — مزید معلومات (۴۱۶) ۳۶۸-۲۵۱۱ پہ رابطہ قائم کریں۔

Need Electrical WORK ?
Rewiring your house or installing new lights;
Get professional work done at most competitive rates from your Muslim Brother
Gencer Ak Electrician
2109 Kipling Ave
Rexdale, Ont. M9W 4K6
Ph. 749-9705

سرینگر میں انتخابی مہم کے دوران فسادات سینکڑوں ہلاک و زخمی

۵۵ زخمیوں کی حالت تشویشناک ہو گئی

حکمران نیشنل کانفرنس اور کانگریس کے اراکین میں شدید جھڑپیں

جنوبی بھارت میں پولیس فائرنگ سے پانچ افراد ہلاک

مالور میں زبردست فسادات اور لوٹ مار کے نتیجے میں کئی افراد شدید زخمی، کرفیو نافذ کر دیا گیا

ایک فرقے کی لڑکی کو دوسرے فرقے کے لڑکے نے چھیڑا تھا

گرفتار ہونے والے بیس افراد کی رہائی کے لئے تھانے کا گھیراؤ

منگولوں کی لڑائی

تین یکتا بینوں کو جرمانے کی سزا

کانگریس اور نیشنل کانفرنس دونوں کشمیری عوام کو حقوق سے محروم رکھنا چاہتی ہیں

ریاستی اسمبلی کے انتخاب میں حقیقی نمائندوں کو ووٹ دیں: مولانا سعد الدین

ایم آر ڈی موسم برسات کے دوران کوئی تحریک نہیں چلا سکتی: پیر پگارا

کالعدم پیپلز پارٹی کو جمہوریت سے کوئی دلچسپی نہیں۔ پیر جو گوٹھ میں پریس کانفرنس

صدر نے سیاسی ڈھانچے کے اعلان کیلئے ۱۴ اگست کی تاریخ دی ہے مگر سال کا ذکر نہیں کیا

پاکستان چینی پیدا کرنے والے کارخانے بنگلہ دیش اور انڈونیشیا کو فروخت کرے گا

ساڑھے تین کروڑ ڈالر کی مالیت کے کارخانوں کی فروخت کیلئے معاہدہ پر دستخط ہو گئے

حکومت اور سیاست دان

۱۴ اگست کے بعد ایک میز پر ہوں گے

میرے پاس فوج کے آئینی کردار کا معاملہ ہمیشہ کیلئے طے کرنے والا فارمولا ہے: حسن محمود

پاکستان میں تعلیم یافتہ خواتین کی تعداد مردوں سے زیادہ ہے

عدالت میں جرم ثابت ہونے سے قبل اخبارات کیخلاف کارروائی نہ کی جائے

کراچی میں قومی اخبارات کے ایڈیٹروں کی تین روزہ قائد اعظم پریس کانفرنس ختم ہو گئی

کالعدم جماعت اسلامی کے ممتاز رہنما صاحبزادہ صفی اللہ انتقال کر گئے

وہ تحریک اسلامی کا قیمتی سرمایہ تھے

میاں طفیل اور اسلم سلیمی کا اظہار تعزیت

جمعیت کا ایک استعفیٰ منظور ہو گیا

امریکہ نے بھارت کی فوجی امداد دوگنی کر دی

پورے ملک میں ٹیکس نادہندگان کے خلاف سخت کارروائی شروع کر دی گئی

نادہندگان کے بینک حسابات منجمد کر دیئے گئے، جائیدادیں قرق کر لی گئیں

کار چلانے والی عورتیں

جیتی جاگتی زندگی ۔ مِس فرخ، آپ کے نفسیاتی مسائل کا حل پیش کرتی ہیں

جذباتی انحصار کا وسیلہ

ہماری اکلوتی بیٹی کی شادی کو چھ ماہ ہو گئے ہیں وہ اسی شہر میں رہتی ہے۔ اس کا گھر ہمارے گھر سے تقریباً چند میل کے فاصلے پر ہے۔ وہ دونوں میاں بیوی کام کرتے ہیں۔

جب سے بیٹی کی شادی ہوئی ہے ہمارا گھر سونا ہو گیا ہے۔ میرا خیال تھا کہ وہ دونوں ہمارے پاس ہی رہیں۔ کیونکہ ہمارا اپنا مکان ہے اور کافی کشادہ ہے۔ لیکن میرے شوہر اس حق میں نہیں تھے۔ میں نے اپنے داماد کا عندیہ معلوم کیا تو اس نے بھی بات گول مول ہی کی۔ کہنے لگا اپنی بیٹی سے پوچھیں۔ بیٹی کہنے لگی کہ ان کی مرضی ہے۔ ہمارا یہی اندازہ تھا کہ وہ الگ رہنا چاہتے ہیں۔

سب سے بڑی تکلیف وہ بات ہے کہ وہ ہمیں کبھی کبھار ملنے آتے ہیں۔ جبکہ میں نے ان سے کہا ہے کہ کام سے واپسی پر یہاں آ جایا کریں کھانا وغیرہ کھا کر چلے جایا کریں۔ انہوں نے ایک دو بار تو یہ کیا۔ لیکن پھر بہانے کرنے لگے۔ حالانکہ ان کے پاس اپنی گاڑی بھی ہے۔ ابھی تو بچے نہیں ہیں۔ گھر میں زیادہ کام بھی نہیں۔ میری بچی اکیلی ہے۔ جب بچے ہو جائیں گے تو پھر وہ یہ توقع کریں گے کہ ہم ان کے بچے کو سنبھالیں۔ میں بخوشی یہ کرنے کو تیار ہوں لیکن ان کی لاپرواہی سے مجھے کافی رنج ہوتا ہے۔ شادی کے بعد بچے اپنے والدین کو کس طرح بھلا سکتے ہیں جنہوں نے اتنے دکھ اٹھا کر انہیں پالا پوسا۔ کبھی کبھار تو میں اس قدر اداس ہو جاتی ہوں کہ رونے لگتی ہوں۔ لیکن میری بیٹی کو میری بالکل پرواہ نہیں ہے۔ میرے شوہر بھی کئی بار پوچھتے ہیں کہ کیا اس کا فون آیا تھا۔ یا شاید ان ہو گئے وہ لوگ ادھر نہیں آتے۔ میں بھلا انہیں کیا جواب دوں۔

(ایک ماں)

تو کیا یہ کہنا بے جا ہوگا کہ آپ دونوں میاں بیوی کے لئے بیٹی کا وجود شدید جذباتی انحصار کا وسیلہ ہے۔ بے شک اس کی لاپرواہی پر آپ کا رنجیدہ خاطر ہونا ناگزیر ہے لیکن حقیقت پسند بنیں اور اس کے حالات کا احساس کریں۔ آپ نے اس کا بیاہ کر دیا یہ آپ کی خواہش تھی۔ خدانخواستہ ایسا نہ ہوتا تو آپ ہی خود کو بدنصیب تصور کرتیں کہ ایک بیٹی ہے اس کا رشتہ بھی نہ ہو سکا۔ پھر اس کا وجود آپ کو اپنے گھر میں کھٹکنے لگتا۔

اگر وہ بھاگ بھاگ کر آپ کے پاس آئے گی آپ پر انحصار کرے گی تو وہ اپنے شوہر کے ساتھ مفاہمت کا رشتہ قائم کرنے سے قاصر رہے گی۔ گھر بنانا، اس کی چھوٹی چھوٹی چیزیں خرید کر لانا، ملازمت کی مصروفیت، اپنے لئے نیا حلقہ احباب تعمیر کرنا اور فرصت کے لمحات مل بیٹھ کر گزارنا۔ یہ سب چیزیں اس کی زندگی میں اہم ہیں اس کا مطلب قطعی یہ نہیں کہ اس نے آپ کے ساتھ سارے رشتے توڑ دیئے۔ وہ پلٹ کر بھی آئے گی۔

مستقبل قریب میں آپ کو نانی بننے کا اعزاز مبارک ہو۔ نواسے نواسیاں اپنی اولاد سے زیادہ پیارے ہوتے ہیں اور اس کا احساس بچے کی پیدائش کے بعد ہی ہوگا۔ وہ نہ صرف آپ کے لئے خوشگوار مصروفیت لائے گا بلکہ ایک دلکش رونق بھی ساتھ ہوگی۔ کل کہیں آپ کی بیٹی یہ شکایت نہ کرے کہ آپ میری اولاد کو مجھ سے زیادہ چاہتی ہیں۔

بلا ضرورت چوری

میری شادی کو دس سال کا عرصہ گزر چکا ہے میرے دو بچے ہیں۔ دونوں اسکول جاتے ہیں۔

میرے شوہر ایک بڑے تاجر ہیں۔ وہ اپنے کام میں بے حد مصروف رہتے ہیں یہاں تک کہ انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ ان کے بچے کس کس کلاس میں پڑھتے ہیں۔ حالانکہ وہ بہت خیال کرنے والے ہیں۔ پھر بھی انہوں نے گھریلو امور میں میری کسی پریشانی میں شرکت نہیں کی۔

میرا بچپن بھی اسی طرح گزرا۔ میں چھوٹی سی تھی کہ باپ نے دوسری شادی کر لی۔ ان تمام حالات کا شدید اثر مجھ پر ہے۔ پچھلے دنوں مجھ سے ایک ایسی حرکت سرزد ہو گئی کہ میں اپنے آپ سے بہت شرمندہ ہوں۔ ہوا یہ کہ میں نے شاپ سے کچھ چیزیں خریدیں۔ اور ایک چیز اٹھا کر پرس میں ڈال لی۔ تمام چیزوں کا بل دیا سوائے اس کے۔ حالانکہ میری جیب میں کافی رقم موجود تھی۔ شاپ کے نگران نے مجھے دروازے پر روک لیا۔ تلاشی لی۔ اور میں نے وہ شے واپس کر دی شکر ہے انہوں نے پولیس کو نہیں بلایا۔

اس دن سے میں بہت خوفزدہ ہوں۔ نہ جانے میں نے ایسا کیوں کیا۔ مجھے اس کی خاص ضرورت بھی نہ تھی۔ اگر میرے شوہر اور بچوں کو پتہ چل گیا تو بہت برا ہوگا۔ مجھے نہیں یاد کہ میں نے اس سے پہلے کبھی ایسا کیا ہو۔

(ط۔ ر۔)

کلیپٹومینیا ایک نفسیاتی اصطلاح ہے۔ کچھ بظاہر خوشحال لوگ اندر سے بڑے غریب ہوتے ہیں۔ جذباتی تسکین سے محروم، اطمینان قلب اور احساس تحفظ سے عاری لوگ۔ کچھ چیزیں بلاحیثیت حاصل کرنا چاہتے ہیں، وہ دوسروں سے چھین لینا چاہتے ہیں۔

بہت ممکن ہے اس کیفیت کا آغاز بچپن میں والدین کے باہمی تعلقات کی تلخی سے ہوا ہو۔ پھر شوہر کی عدم فرصت کو آپ اور باپ کی بے وفائی، خیال کرنے لگیں ہوں۔ مصروفیت شوہر جاہے سچا ہی کیوں نہ ہو اس کی باتیں بہت سے شکوک پیدا کر دیتی ہیں۔

بہرحال آئندہ مارکیٹ جاتے ہوئے اپنی اشیاء کی فہرست بنائیں۔ تاکہ آپ کوئی فالتو چیز نہ اٹھائیں بہتر ہے کبھی کبھار اپنے ساتھ کسی بچے کو لے جائیں۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ آپ اپنی پاسبان خود بنیں۔ شوہر سے کوئی شکایت ہے تو صاف صاف کہہ دیں۔ تاکہ ان کی طرف سے یقین دہانی اور اعادہ محبت سے آپ کی محرومی کے تار ٹوٹنے لگیں۔

سوال کا جواب نہیں ملتا

میری عمر جب پچیس سال تھی تو میری منگنی ٹوٹ گئی۔ میرے منگیتر میرے خالہ زاد تھے اور یہ رشتہ بچپن میں طے ہو چکا تھا۔ میں اس پر بہت دل برداشتہ تھی۔ کہ مجھے ایک اسکالرشپ مل گیا اور میں یہاں آ گئی۔ میں پڑھائی اور کام میں مصروف رہی۔ خواہش تھی کہ کبھی شادی نہیں کروں گی۔

اسی دوران میری ملاقات ایک شخص سے ہوئی۔ جن کی بیوی فوت ہو چکی تھی اور اس کے دو بچے تھے وہ بہت شگفتہ شخصیت کا مالک تھا۔ ہماری دوستی ہو گئی۔ اس نے شادی کی پیشکش کی تو مجھے محسوس ہوا کہ میں اس سے محبت کرنے لگی ہوں۔ اور ہماری شادی ہو گئی۔

اب عالم یہ ہے کہ میرے شوہر کی آمدنی سے گھر کی اشیاء اور بچوں کے اخراجات پورے ہوتے ہیں۔ باقی تمام گھر کا خرچ میرے سر پر ہے۔ میرے شوہر کو بھی اس کا احساس ہے۔

بچے ہمارے پاس صرف ویک اینڈ پر آتے ہیں۔ ایک بچہ نانی کے پاس ہے جبکہ دوسرا بورڈنگ ہاؤس میں پڑھتا ہے

کبھی کبھار میں سوچتی ہوں۔ مجھے اپنے اخراجات خود ہی برداشت کرنے تھے تو میں نے پھر شادی ہی کیوں کی۔

مجھے اپنے اس سوال کا جواب نہیں ملتا۔

(مس۔ س۔ ساؤتھ ہال)

آپ کے سوال کا جواب آپ کو مل جائے گا۔ ذرا اپنے دل کو ٹٹولیں تو سہی۔ آپ تنہا زندگی سے گھبرا گئی تھیں۔ اس شخص کی صورت میں، جو آپ کا شوہر ہے، آپ کو منگیتر کی بے وفائی کے دھبے دھلتے ہوئے دکھائی دیئے تھے۔ بے شک عورت جو فطری طور پر شوہر پر انحصار کے عوض ہوتی ہے وہ یہ بھی چاہتی ہے کہ کوئی اس کی ضروریات پوری کرنے والا ہو۔ یہ ایک وابستگی کی علامت ہے۔ ورنہ ایک گھر میں رہ کر "اپنا کماؤ اپنا کھاؤ" کا سوگن ہوسٹل کا سا ماحول بنا دیتا ہے جہاں بہت سے لوگ ایک ساتھ رہتے ہیں۔ اپنا اپنا خرچ اٹھاتے ہیں لیکن یہ تو کبھی نہ ہوا ہوگا کہ آپ کے میاں نے آپ کے لئے کوئی تحفہ نہ خریدا ہو کوئی زیور، کوئی کپڑا نہ خریدا ہو۔

رہے بچوں کی کفالت تو یہ ان کا فرض ہے۔ اس کا احساس آپ کو بھی ہونا چاہیئے اور آپ کو ہے۔ آپ کے وسیلے سے بن ماں کے بچوں کا بھلا ہو رہا ہے۔ ایک بکھری ہوئی شخصیت مجتمع ہو گئی۔ اپنی تسکین کے لئے یہ بھی کم نہیں۔ پھر وقت کے ساتھ جب بچے بڑے ہوتے جائیں گے۔ آپ کے حالات بھی بہتر ہوں گے۔

شہرت کا شوق

میری ایک سہیلی جس کا نام "ش" ہے شروع ہوتا ہے اس کے خطوط آنے بند ہو گئے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل ہم راولپنڈی گئے، وہاں میری ملاقات ہمارے بھائی سے ہوئی، وہ ایم اے میں پڑھتا تھا، لیکن اسے میرا نام تک معلوم نہ تھا وہ مجھے اچھی طرح یاد آتا ہے میں امتحان میں پاس ہو گئی ہوں، مجھ میں پہلے سے زیادہ اعتماد پیدا ہو گیا ہے میں چاہتی ہوں کہ میرا نام روشن ہو، میں اڑتی فاختہ کی طرح مشہور ہو جاؤں، کبھی جی چاہتا ہے کہ اڑ کر چلی جاؤں اگر کسی کا خوبصورت گھر دیکھتی ہوں تو سوچتی ہوں کہ کاش میرا مکان بھی ایسا ہوتا کسی بڑے شہر جاتی ہوں تو جی چاہتا ہے کہ ہر چیز خرید لوں میری ایک سہیلی نے میرا ساتھ چھوڑ دیا ہے جی چاہتا ہے اس سے ملوں میرا جی یہ بھی چاہتا ہے ریڈیو اور رسالوں میں میرا نام چھپے

(مس۔ ع۔)

شوق کی بھی کوئی انتہا ہوتی ہے، لیکن آپ تو دونوں جہان کی دولت اور شہرت حاصل کرنا چاہتی ہیں شوق اس حد تک بڑھ جائے تو وہ لالچ بن جاتا ہے اچھے لوگ صبر و تحمل سے عاری ہوتے ہیں وہ کسی شے کے حصول کے لئے محنت کرنے کی بجائے چور راستے تلاش کرتے ہیں، ریڈیو پر فرمائشی پروگرام، رسائل و اخبارات کے سوال و جواب، وغیرہ کے کالموں میں نام چھپوا کر شہرت حاصل کرنے والے بھی اکثر نظر آتے، اسکا نمبر سے میں آتے ہیں۔ وہ شہرت کسی کی خاطر اپنے تمام امور خوش اسلوبی سے کرتے جاتے ہیں، بڑی محنت اور بڑی مدت کے بعد ملتی ہے۔

امتحان میں کامیابی کے لئے میں آپ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں ترقی کرتی جائیں مگر یہ ہیں تعلیم کے بعد آپ پہلے سے بڑھ کر اپنا اعتماد اور کچھ بڑی لڑکی بن جاؤ گی۔ جیسے عورت فطرتاً خیال ہوتا ہے وہ خواہ مخواہ دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش نہیں کرے گی۔ کسی نے اگر آپ کے خط کا جواب نہیں دیا تو اس بات کو ذہن سے ختم کر دینا بہتر ہے

بیاضِ دل

تمہاری یاد کے لمحے بڑے دلچسپ لگتے ہیں
ایسی اتنی دیر کچھ احساسِ تنہائی نہیں ہوتا

تمہیں تو خیر سرِ شام گھر سے جانا تھا
کہاں گئیں مری نیندیں کدھر گئے مرے خواب

یہ تیرا عزم مصمم یہ میرے ہونٹوں کا سکوت
اب تو دنیا نہ کہے گا گلہ شکایت کی تھی

کوئی رشتہ بھی نہیں آپ سے مگر اتنی
جانے کیوں آپ پریشاں ہیں تو دیکھے جاتے

شاخِ برگِ خزاں خاک پہ گرا کے مجھے
اداس کر گئے کچھ لوگ یاد آ کے مجھے

میں بھول چکی تھی رہی اور مجھے خبر نہ ہوئی
وہ شخص آ کے میرے شہر سے چلا بھی گیا

ٹوٹا جو فسوں مجھ شوق تو دیکھا
صحرا تھے جو نشے میں گلستاں نظر آئے

عورت کا ملی فریضہ

عورت کے بگڑنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تمام نسل کی ذہنی و اخلاقی حالت مسموم ہو جاتی ہے کوئی ماں اپنے بچے کے منہ میں صرف دودھ ہی نہیں ڈالتی بلکہ اس کے ساتھ اپنے اخلاق کی سوچ بھی اس کی رگ رگ کے اندر اتار دیتی ہے اگر اسکے اندر روح دین کمزور ہے۔ اخلاق انسانی اور حسن ایمانی مردہ ہے۔ تو اس سے زیادہ زہریلے جراثیم بچے میں سرایت کر جائیں گے جیسے ایک مخلوق ماں کا دودھ پینے سے ایک بچے کے اندر پہنچ جاتے ہیں۔ صحیح اسلامی تربیت کا اصلی سرچشمہ اور بہترین ذریعہ مائیں ہی ہیں۔ جب تک ہماری مائیں حضرت اسماءؓ کے نمونہ کی تقلید نہ کریں گی کس طرح عبداللہ بن زبیر جیسے جانباز پیدا ہو سکیں گے۔ جب تک وہ راہ حق میں سولی پر چڑھ جانے والے بیٹے کو دیکھ کر یہ نہیں کہ رہیں ابھی مرکب سے سوار اترا نہیں اس وقت تک دارورسن کا کھیل کھیلنے والے فرزند کن کی کوکھوں سے جنم لیں گے۔ ہاں اگر مومن و مسلم ہے تو بچے بھی مومن و مسلم ہوں گے۔

ہماری اصلی عدالت عورتوں ہی کے پاس ہے۔ نسلیں ان ہی کی تحویل میں ہیں۔ ان کا بٹھایا ہوا نقش قبر تک کھرچنے کے باوجود نہیں مٹتا۔ خواہ وہ نقش باطل بٹھائیں یا نقش حق۔ وہ چاہیں تو ان کے فیض تربیت سے ایسے لوگ پیدا ہوں جو ہماری تاریخ کو از سرنو روشن کر دیں اور چاہیں تو اسی طرح کے لوگوں کو جنم دیں جیسے کہ آج کل کے مسلمان ہیں۔ آج مردم شماری کے اعتبار سے مسلمانوں کی تعداد کس قدر زیادہ ہے مگر حیرت انگیز کو خبر تک نہیں کہ کوئی اس کی پشت پر ہے اگر عورتیں حضرت اسماءؓ کے نمونہ پر چلیں گی تب ہی ان فرزندانِ اسلام کو پیدا کر سکیں گی جن کی موجودگی زمین کو محسوس ہو۔

مولانا امین احسن اصلاحی

APPEAL FOR FUNDS

In their struggle to free the Washington Islamic Centre from the clutches of the *munafiqeen* and *mushrikeen*, the **Committee for a Free Mosque** needs funds to defray costs of lawyers, publications, information etc.

Please send donations to:

THE BULLETIN
P.O. Box 32343
Washington D.C., NW 20007

Please Visit For

Halal Meat & Spices

حلال گوشت اور مرغیاں

نہایت سستے داموں پر مہیا کی جاتی ہیں

ٹورانٹو میں حلال گوشت کی پہلی دوکان

AFRO ASIAN
918 PAPE AVENUE
TORONTO
PHONE: 463-1287

منتخب افسانہ

انور صدیقی

سہیل کی زندگی میں وہ سب کچھ تھا جس کی ایک انسان خواہش کرتا ہے۔ وہ پڑھا لکھا، بینک بیلنس، بنگلہ، کار، وسیع کاروبار، خدمت گار بھی اور عزت ناموری۔ لیکن اس تمام آرام و آسائش کا وجود اسے کبھی کبھی الجھن میں ڈال دیتا تھا۔ ایک نامعلوم سی خلش کا احساس ہوتا، جیسے زندگی میں کوئی خلا رہ گیا ہو۔ اور کبھی [illegible] یادوں کی دھند سے گزرتا ماضی کی وادی میں پہنچ جاتا۔ جہاں شاداں [illegible] کھڑی ہوتی۔

کالج کی ایک تقریب میں شاداں سے ملاقات ہوئی تھی۔ پھول کی طرح کھلا چہرہ، ہرن کی سی کالی آنکھیں، گلاب کی پنکھڑی کی طرح نازک ہونٹ اور شہابی رخساروں والی شاداں [illegible] جب سہیل ملا تو محبت نے اپنے سنگ [illegible] دل کے دروازے پر دستک دی۔ سہیل نے خوشی دل کے دروازے شاداں کے لئے کھول دیئے۔ اور وقت زندگی کی کتاب پر محبت کا باب تحریر کرنے لگا۔

سہیل شاداں کو بے حد چاہتا تھا، اور وہ بھی اسے ٹوٹ کر پیار کرتی تھی۔ ان کی پسند ایک تھی۔ انہیں ادب سے گہری لگن تھی۔ لیکن اس مماثلت اور اپنائیت کے باوجود ان میں ایک فرق تھا۔ سہیل والدین کے ساتھ خوبصورت بنگلے میں رہتا تھا جس کے باغیچے میں گل مہر کے خوبصورت درخت تھے اور شاداں اپنی بیوہ ماں کے ساتھ ایک بوسیدہ مکان میں رہتی تھی جس کے سامنے نیم کا ایک سایہ دار درخت تھا۔ شاداں زندگی کو نیم کی نبولی کی طرح کڑوی اور کسیلی سمجھتی تھی۔ لیکن جب سہیل نے اسے گل مہر کے سرخ پھول دکھائے تو اس نے سوچا کہ زندگی پھول کی طرح حسین بھی ہو سکتی ہے۔ اور وہ ایک چھوٹے سے گھر کا خواب بھی دیکھ سکتی ہے جس کی دہلیز پر سورج کی پہلی کرن اترے اور جس کے آنگن میں نیم پر تتلی کے تعاقب میں دوڑیں۔ کچھ دنوں تک وہ اپنے خواب میں مگن رہی اور پھر اس کی تعبیر سے ڈرنے لگی۔

کبھی کبھی شاداں سہیل سے کہتی: "سہیل! ان شادی میں جہیز......" اور وہ بیچ میں اس کی بات کاٹ کر کہتا: "جہیز کی بات چھوڑو، تم کیوں گھبراتی ہو۔ اگر آپا راضی نہ ہوئے تو ہم نیم تلے ایک چھوٹی سی کٹیا بنا کر تمہارے ساتھ رہنے لگا ہوں۔" یہ سنتے ہی وہ کھلکھلا کر ہنس پڑتی اور اس کے کندھوں پر سر رکھ کر آنکھیں موند لیتی۔

ایک دن سہیل نے اپنے والد سے شادی کے بارے میں بات کی۔ وہ دولت کے پرستار تھے۔ انہوں نے شاداں کو اپنی بہو بنانے سے انکار کر دیا۔ ماں کے آنسوؤں نے اس کے گرد ایک حصار کھینچ کر اس کے پیار کو بے بس کر دیا۔ سہیل کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ جان لیوا خبر وہ شاداں کو کیسے دے۔ کئی دنوں تک وہ اسی ادھیڑ بن میں رہا۔

ایک شام!

سہیل والدین کے ساتھ بیٹھا لان میں چائے پی رہا تھا کہ محلے کے کچھ دوستوں میں ایک لڑکے نے ایک بند لفافہ لا کر دیا۔ لفافے پر اس کا نام تحریر تھا۔ اس نے لفافہ چاک کیا۔ اندر ایک خط تھا۔ اس نے خط نکالا اور پڑھنے لگا۔

"سہیل صاحب!

ایک شام آپ نے میرے آنگن میں نیم کی نبولیاں اٹھائی تھیں اور ان کے بدلے گل مہر کے پھول دیئے تھے۔ وہ پھول مرجھا چکے ہیں، واپس کر رہی ہوں۔ نبولیاں اس لئے نہیں مانگ رہی کہ وہ پیلی اور کڑوی تھیں۔ انہیں آپ نے یقیناً پھینک دیا ہوگا۔

شاداں"

خط پر کہیں کہیں آنسوؤں کے دھبے تھے۔ خط پڑھنے کے بعد سہیل کے دل میں ہوک سی اٹھی۔ سگار سلگاتے ہوئے اس کے والد نے پوچھا:

"شاداں کا خط ہے؟"

"ہاں" سہیل نے بمشکل کہا۔ زندگی میں پہلی بار اسے اپنی بے بسی اور ناکامی کا شدت سے احساس ہوا۔ اس کے والد نے لڑکے کو اشارے سے اپنے پاس بلایا اور جیب سے دس روپے کا نوٹ نکال کر اس کی ہتھیلی پر رکھ دیا۔ لڑکے نے آہستگی سے نوٹ تپائی پر رکھا اور اپنی جیب سے گل مہر کے مرجھائے ہوئے پھول نکال کر نوٹ پر رکھے اور سہیل کے والد کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ "بی بی جی نے کہا تھا کہ صرف یہ پھول دے دینا۔" اس کی آنکھیں رات میں چمکنے والے ستارے کی طرح روشن تھیں۔

بہت جلد شہر کے مشہور صنعت کار کی نیک سیرت اور خوب صورت لڑکی نبیلہ سہیل کی شریک حیات بن گئی اور شاداں کا خواب چاندی کے سکوں کے مقابل ٹوٹ گیا۔ وہ کچا راستہ جو نیم کے درخت سے شروع ہو کر گل مہر پہ ختم ہونے والا تھا، اس نے بیچ میں اپنی راہ بدل لی۔

نیم کا درخت صبح کاذب کے وقت شاداں کو بہار بخشتا، دوپہر میں جھونک جھونک کر جھولا جھلاتے تھے۔ شام کو سہیل کے ساتھ ملاقات کرتے اور رات میں پڑھتے دیکھتا تھا۔ لیکن سہیل کی شادی والی رات اس نے شاداں کو سسک سسک کر روتے پہلی بار دیکھا تھا۔ پہلے اس کی آنکھ بنجر زمین کی طرح خشک تھی لیکن اب اس میں آنسوؤں کی نمی کا اضافہ ہو گیا تھا۔

شادی کے بعد سہیل نے بہت کوشش کی کہ وہ ایک بار شاداں سے مل کر اپنی مجبوری بتا سکے۔ لیکن وہ ناکام رہا۔ بلا ناغہ نیم کے درخت تلے آنکھوں میں کاجل اور بالوں میں چنبیلی کا گل لگا کر ملنے والی شاداں نے اس سے ملنے سے انکار کر دیا۔ اب سہیل اسے دیکھ نہ سکتا تھا۔ صرف اس کے بارے میں سوچ سکتا تھا۔

ایک دن اس کے قریبی دوست نے کہا شاداں اپنے ننھیال چلی گئی ہے۔ وہاں وہ سکول میں پڑھاتی ہے اور ہر ماہ اپنی ماں کو روپیہ بھیجتی ہے۔ پھر اس کے کانوں تک شاداں کی شادی کی خبر پہنچی۔ یہ سن کر اسے بہت خوشی ہوئی لیکن پھر پتہ چلا کہ اس نے شادی سے انکار کر دیا ہے۔ اس کا دل بھر آیا۔ پھر کسی کی زبانی اس نے سنا کہ وہ اکثر بیمار رہتی ہے۔ ماں کے بعد اس نے شاداں کے بارے میں کچھ نہ سنا۔

وقت بے آواز گزرتا رہا۔ پھول کھلتے اور مرجھاتے رہے۔ اور زندگی کا کارواں اپنے پیچھے یادوں کی گرد چھوڑتا آگے بڑھتا رہا۔

آج شام سے تیز ہوا چل رہی تھی۔ ہوا کے جھونکوں سے درخت شرابی کی طرح جھوم رہے تھے۔ آسمان پہ چھائی ہوئی کالی گھٹاؤں کو دیکھ کر لوگوں کو یک گونہ سکون ہوا کہ اب مہینوں کی پیاسی دھرتی کی پیاس بجھے گی، باغوں میں جھولے پڑیں گے اور زمین کی سوندھی خوشبو گلی کوچوں اور کھیتوں میں پھیلے گی۔

سہیل آج ہی بمبئی سے آیا تھا۔ طویل سفر اور کاروبار کی مصروفیت نے اسے مضمحل کر دیا۔ جب سے پاپا نے نوکر کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔ نبیلہ زچگی کی شدت سے پریشان ہو کر عارضی طور پر چلے گئے تھے۔ اور نبیلہ میکے گئی تھی۔ تنہائی نے اس کی تھکن کو اور بڑھا دیا۔

نوکر کو کھانا لگانے کے لئے کہہ کر وہ نہانے چلا گیا۔ نہانے کے بعد اس نے تازگی محسوس کی اور کھانا کھانے کے بعد حسب عادت لائبریری کی طرف چل پڑا۔ رات میں ایک گھنٹہ لائبریری میں گزارنا اس کے معمولات میں تھا۔

لائبریری بنگلے سے دور ایک بہت بڑے چبوترے پہ بنائی گئی تھی۔ اس کے بالکل سامنے دو قدم کے فاصلے پر کسی بزرگ کا مزار تھا جس پر کوئی ایک دیا جلا دیتا تھا۔ لائبریری کے دائیں طرف ایک قبرستان تھا۔ دائیں طرف کی کھڑکیاں اور پچھلا دروازہ اسی قبرستان میں کھلتے تھے۔ لائبریری سے دس قدم کی دوری پر ایک چھوٹی سی پرانی مسجد تھی۔ مسجد اور لائبریری کے بیچ میں ایک تنگ سی روش تھی جو قبرستان کے آہنی دروازے پر ختم ہوتی تھی۔ مسجد، مزار اور قبرستان میں گھری ہوئی لائبریری اور اس کا پرسکون ماحول تھکے ہوئے ذہنوں کو مقناطیس کی طرح اپنی طرف کھینچتا اور لوگ گھنٹوں کتابوں کے نورانی لفظوں سے اپنے ذہن منور کرتے۔ آج لائبریری میں زیادہ چہل پہل نہ تھی۔ ایک کونے میں لائبریرین اندراج کے رجسٹر پر جھکا ہوا تھا اور ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ سہیل کتابوں کی الماریوں کے پاس سے ہوتا ہوا اس کھڑکی کے پاس آیا جو قبرستان میں کھلتی تھی۔ ایک کرسی پر آرام سے دراز ہونے کے بعد اس نے ہاتھ بڑھا کر کھڑکی کھول دی۔ ٹھنڈی ہوا کا فرحت بخش جھونکا اس کے چہرے کو چھوتا ہوا گذر گیا اور اس کے جسم میں کیف کی لہر دوڑ گئی۔

قبرستان میں پختہ اور نیم پختہ قبریں پھیلی ہوئی تھیں۔ جا بجا بڑے بڑے درخت سر جھکائے کھڑے تھے۔ سوکھے پتے ہوا کے دوش پر اڑ رہے تھے۔ خاموشی قبرستان کو اپنی بانہوں میں لئے ہوئے تھی۔ جامن کے درخت کے نیچے ایک جنازہ رکھا ہوا تھا۔ کچھ لوگ اس کے پاس کھڑے تھے۔ ایک بڑے پتھر پر پٹرومیکس رکھا ہوا تھا اور ایک کاندھے پر کدال رکھے گورکن کھڑا ہوا تھا۔ رات کا اندھیرا، قبرستان کا سناٹا، پٹرومیکس کی دھندلی روشنی اور درخت کے نیچے رکھا ہوا جنازہ دیکھ کر سہیل کے دل نے کہا کہ زندگی کو ثبات نہیں۔ مہد سے لحد کے درمیان جو فاصلہ ہے وہ زندگی ہے اور یہ کسی طویل سفر کا ایک لمحاتی وقفہ ہے۔

کچھ دیر بعد لوگ سوگوار چہروں سے میت کو قبر میں اتارنے لگے۔ جوں ہی میت کو قبر میں اتارا گیا، نہ جانے کیوں ہوا کا ایک تیز جھونکا خاک اڑاتا لائبریری میں داخل ہوا اور سہیل کو محسوس ہوا کہ ایک ان دیکھا ہاتھ اس کے گالوں کو بہت پیار سے چھو رہا ہے۔ کسی کی نرم انگلیاں اس کے بالوں میں پھر رہی ہیں۔ سہیل نے بارہا لوگوں کو دفن ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔ لیکن اس طرح کا احساس نہیں ہوا تھا۔ اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اور ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی ہونے لگی۔ وہ دم سادھے کرسی پہ بیٹھا رہا۔ بہت جلد قبر کو پاٹ دیا گیا۔ قبر کو پاٹتے ہی اس کے گرد چکراتا ہوا جھونکا یک بیک رک گیا۔ غیر مرئی ہاتھوں کا لمس اور عجیب و غریب خوشبو فضا میں تحلیل ہو گئی۔ میت کو دفن کرنے کے بعد لوگ جانے لگے۔ گورکن نے قبر کی مٹی درست کی۔ اس کے سرہانے ایک بڑا سا پتھر رکھ کر ماتھے سے پسینہ پونچھا، ایک نظر قبر کو دیکھا اور آہنی دروازے کی سمت مڑ گیا۔ نئی قبر کا مکین زندگی اور موت سے جدا ہو کر اور موت سے ہمکنار ہونے کے بعد ایک ابدی سفر پر تنہا روانہ ہو چکا تھا۔

گورکن کے باہر نکلتے ہی سہیل بھی لائبریری سے نکلا اور آواز دے کر اسے روک لیا:

"یہ قبر کس کی ہے؟" سہیل کو اپنی آواز اجنبی معلوم ہوئی۔

"دوسری جگہ کی میت ہے۔ مرنے والی کی دلی خواہش کے مطابق اسے یہاں دفن کیا گیا ہے۔ اس کا نام شاداں تھا۔"

شاداں کا نام سنتے ہی سہیل کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ گورکن کی آواز اسے اندھے کنوئیں میں سے آتی ہوئی محسوس ہوئی اور اپنے کاندھے پر منوں بوجھ کا احساس ہوا۔ ڈوبتے دل سے اس نے قبرستان کا آہنی دروازہ کھولا اور بھاری قدموں سے چلتا ہوا جامن کے درخت کے نیچے والی قبر کے سرہانے ایک مجرم کی طرح کھڑا ہو گیا۔ آسمان سے زوردار بجلی کڑکی اور بارش کی بوندیں پڑنے لگیں!

بے نام نظم

رخسانہ آرزو

وہ فقروں، لفظوں کا چہرہ
وہ کچھ لفظ ستائی آنکھیں
اور ہونٹوں پر لفظ کا دریا
وہ لفظوں سے کرنیں بنتا
وہ لفظوں سے پھول کھلاتا
سورج چاند ستارے تک
وہ لفظوں کی سیج سجاتا

صبح شام بھی لفظوں کے
پیار بہار بھی لفظوں کی
اس لفظوں کے بندھن نے
پیار کیا تو لفظوں کا
اور لفظوں کی کیا حقیقت
چلتے پانی پر انگلی سے
لکھتے لکھتے مٹ جاتے ہیں

بقیہ: خدا کی کتاب اور ہمارا طرز عمل

سب سے بڑھ کر انسان کو گمراہ کرنے والی چیز انسان کے اپنے نفس کی خواہشات ہیں۔ جو شخص خواہشات کا بندہ بن گیا اس کے لئے خدا کا بندہ بننا ممکن ہی نہیں۔ وہ تو ہر وقت یہ دیکھے گا کہ مجھے روپیہ کس کام میں ملتا ہے، میری عزت و شہرت کس کام میں ہوتی ہے، مجھے لذت اور لطف کس کام میں حاصل ہوتا ہے، مجھے آرام اور آسائش کس کام میں ملتی ہے۔ بس یہ چیزیں جس کام میں ہوں گی اسی کو وہ اختیار کرے گا چاہے خدا اس سے منع کرے اور یہ چیزیں جس کام میں نہ ہوں گی اس کو وہ ہرگز نہ کرے گا، چاہے خدا اس کا حکم دے، تو ایسے شخص کا خدا اللہ تبارک و تعالیٰ نہ ہوا، اس کا اپنا نفس ہی اس کا خدا ہو گیا۔ اس کو ہدایت کیسے مل سکتی ہے؟ اسی بات کو قرآن میں یوں بیان کیا گیا ہے۔

یعنی اے نبی! تم نے اس شخص کے حال پر بھی غور کیا جس نے اپنے نفس کی خواہشات کو اپنا خدا بنا لیا ہے!!

یہ تو گمراہی کے آنے کا پہلا راستہ ہے۔ اور دوسرا راستہ یہ ہے کہ باپ دادا سے جو رسم و رواج، جو عقیدے اور خیالات، جو رنگ ڈھنگ چلے آ رہے ہوں، آدمی ان کا غلام بن جائے اور خدا کے حکم سے بڑھ کر ان کو سمجھے اور اگر ان کے خلاف خدا کا حکم اس کے سامنے پیش کیا جائے تو کہے کہ میں تو وہی کروں گا جو میرے باپ دادا کرتے تھے۔ اور جو میرے خاندان اور قبیلہ کا رواج ہے۔ جو شخص اس مرض میں مبتلا ہے وہ خدا کا بندہ کب ہوا۔ اس کے خدا تو اس کے باپ دادا اور اس کے خاندان اور اس کے قبیلے کے لوگ ہیں۔ اس کو یہ جھوٹا دعویٰ کرنے کا کیا حق ہے کہ میں مسلمان ہوں۔

تیسرا راستہ قرآن نے یہ بتایا ہے کہ انسان جب خدا کے حکم کو چھوڑ کر دوسرے لوگوں کا حکم ماننے لگتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے کہ فلاں شخص بڑا آدمی ہے، اس کی بات سچی ہوگی یا فلاں شخص کے ہاتھ میں میری روزی ہے، اس لئے اس کی بات ماننی چاہیے، یا فلاں شخص بڑا صاحب اقتدار ہے، اس لئے اس کی فرمانبرداری کرنی چاہیے یا فلاں صاحب اپنی بددعا سے مجھے تباہ کر دیں گے، یا اپنے ساتھ جنت میں لے جائیں گے، اس لئے جو وہ کہیں وہی ٹھیک ہے۔ یا فلاں قوم بڑی ترقی کر رہی ہے، اس لئے اس کے طریقے اختیار کرنے چاہئیں۔ تو ایسے شخص پر خدا کی ہدایت کا راستہ بند ہو جاتا ہے۔

"اور اگر تو نے ان لوگوں کی اطاعت کی جو زمین میں رہتے ہیں تو وہ تجھ کو خدا کے راستہ سے بھٹکا دیں گے۔" (الانعام)

یعنی آدمی سیدھے راستہ پر اسی وقت ہو سکتا ہے جب اس کا ایک خدا ہو۔ سینکڑوں ہزاروں خدا جس نے بنا لئے ہوں اور جو کبھی اس خدا کے کہنے پر چلتا ہو اور کبھی اس خدا کے کہنے پر چلتا ہو، وہ سیدھا راستہ کہاں پا سکتا ہے۔

اب آپ کو معلوم ہو گیا کہ گمراہی کے تین بڑے بڑے سبب ہیں۔

ایک نفس کی بندگی! دوسرے باپ دادا اور خاندان اور قبیلے کے رواجوں کی بندگی، تیسرے عام طور پر دنیا کے لوگوں کی بندگی، جن میں دولت مند لوگ اور حکام وقت اور بناوٹی پیشوا اور گمراہ قومیں سب ہی شامل ہیں۔

یہ تین بڑے بڑے بت ہیں جو خدا کے دعویدار بنے ہوئے ہیں۔ جو شخص مسلمان بننا چاہتا ہو اس کو سب سے پہلے ان تینوں بتوں کو توڑنا چاہیے، پھر وہ حقیقت میں مسلمان ہو جائے گا اور جس نے یہ تینوں بت اپنے دل میں بٹھا رکھے ہوں اس کا بندۂ خدا بننا مشکل ہے۔ وہ دن میں پچاس وقت نمازیں پڑھ کر اور دکھاوے کے روزے رکھ کر اور مسلمانوں کی سی شکل بنا کر انسانوں کو دھوکا دے سکتا ہے کہ وہ پکا مسلمان ہے، مگر خدا کو دھوکا نہیں دے سکتا۔

Al
In their str
from the
mushrike
Mosqu
lawyer

fortnightly
al-Hilal
Vol.12 No.5
May 25, 1983
Phone: (416) 474 9292
50 ¢
338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
Canada M2H 2P6
Editor: S. Sajjad Hyder
Managing Director: M. Lateef Owaisi

چوہدری ظہور الٰہی کے قاتل رزاق جھرنا کو پھانسی دیدی گئی

ملزم کے اقبال جرم، کار پر انگلیوں کے نشانات، گواہوں کے بیانات سے جرم ثابت ہو گیا، کابل میں دہشت گردی کی تربیت حاصل کرنیکا اعتراف، حملہ میں چوہدری ظہور الٰہی کا ڈرائیور بھی ہلاک ہوا

صدر کی طرف سے رحم کی اپیل مسترد ہو جانے کے بعد کوٹ لکھپت جیل میں سزا پر عملدرآمد

الذوالفقار کے دہشت گردوں کا گروہ جسٹس مولوی مشتاق حسین کو بھی قتل کرنا چاہتا تھا

[illegible]

پاکستان اسلحہ برآمد کرنے والے ممالک میں شامل ہو گیا

پاکستان کی اسلحہ ساز فیکٹریاں معیاری اسلحہ تیار کر رہی ہیں: جنرل سوزوکی (؟)

[illegible]

جمشید مارکر نے شوریٰ کی رکنیت سے استعفیٰ دیدیا

[illegible]

چھوٹے بیٹے نے بھی ... چوہدری ظہور الٰہی کے قتل کا اعتراف کر لیا تھا۔ جھرنا کے والد کا بیان

[illegible]

مقبوضہ کشمیر میں فسادات شدت اختیار کر گئے ۴۰ افراد زخمی

پولیس نے کانگریس اور نیشنل کانفرنس کے متحارب گروہوں پر لاٹھی چارج اور آنسو گیس

[illegible]

بیرون وطن پاکستانیوں کا ترجمان

پندرہ روزہ
ٹورانٹو (کینیڈا)
الہلال

سالانہ زرِ خریداری (برائے الہلال) ۱۷ ڈالر
سالانہ زرِ خریداری (برائے کریسنٹ) ۱۷ ڈالر
سالانہ زرِ خریداری (برائے الہلال و کریسنٹ) ۲۸ ڈالر

Name ....
Address ....
....
....
Postal Code .... Telephone ....

زرِ خریداری کا چیک "کریسنٹ" کے نام لکھیے اور پتہ ذیل پر بھیجیے:
338 Hollyberry Trail, Willowdale, Toronto, Ontario
Canada M2H 2P6 Phone: (416) 424-1989/493-4374

اگر آپ اسلامی تحریک کا بین الاقوامی ترجمان "کریسنٹ" (انگریزی)
→ بطور نمونہ حاصل کرنا چاہیں تو یہاں نشان لگا دیجیے

بھارت کی طرف سے پاکستان کو دولتِ مشترکہ میں شامل کرنیکی مخالفت

پاکستان کو دوبارہ شامل کرنے کے ہم اس لئے خلاف ہیں کہ وہ باہمی تنازعات کے لئے دولت مشترکہ کو پلیٹ فارم بنانا چاہتا ہے

پاکستان سے اختلافات ہم خود ہی ختم کرنے کو ترجیح دیں گے

دولت مشترکہ کا سیکرٹریٹ ان معاملات میں مداخلت نہیں کرتا

[illegible]

۲۵ ہزار افراد گرفتاریاں پیش کریں گے

[illegible]

عدالتیں مارشل لاء کے کسی حکم یا ضابطے کو ناجائز بھی قرار نہیں دے سکتیں

[illegible]

ہفتہ سرکاری اور مولوی یونس خالص پاکستان سے

جانے کے بعد ... مراکز قائم کریں گے

[illegible]

روس نے بھی وہی غلطیاں کی ہیں جو امریکہ نے کی تھیں: حسین شیخ الاسلام

امریکہ کے خلاف جدوجہد کرتے ہوئے دوسری سپر طاقت کی فطرت کا پورا اندازہ تھا

[illegible]

۳ دن میں ایک لاکھ مرغیاں ہلاک

[illegible]